





4084

Acc. No. = 4084







۹۵۵۹

# انوار اللمعه فی زاد الفقهاء

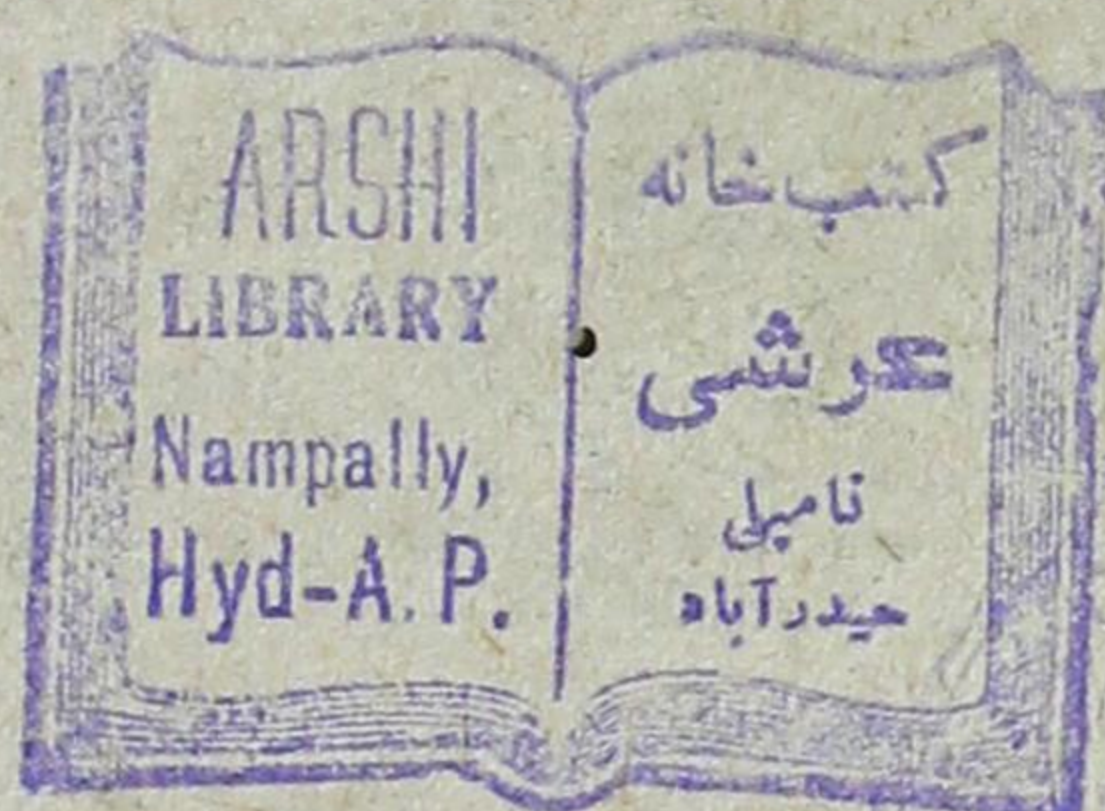
الحمد لله که کتابی بجا جواب سئوای به کلدسته عطار حصه چهارم از تالیف حضرت عطار اکبر آبادی



بعد نظر ثانی با اهتمام کارپردازان مطبع باپنجم مجادریع اولاد اول ۱۳۴۵ هـ مطابق ماه اپریل ۱۹۱۰ء

## مطبعه العرفیه واقع اکبر طبع





۱۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بے نیاز مالک کائنات نام تیرا  
ہو شوق مرے دم ہی سے خوش خرام تیرا  
دیکھا جسے وہی ہے دل سے غلام تیرا  
میں ہوں ضعیف بندہ تو مالک قہری ہے  
کیا کیا حلاوتیں ہیں امد اکبر اس میں  
انگشتی پر اپنی ایجان اسکو رکھ لے  
رٹ لایسی لگ گئی ہے جو بولتی نہیں ہے  
ہر مرغاب غریبی تسبیح پڑھ رہا ہے  
جس شکل بر نظر کی تصویر ہے وہ تیری  
خام سے ہر جگہ تو ہے الگ ہون سے  
کیونکر ہو شکر ہم سے تیری عنایتوں کا

مجھ کو ہے ناز تجھ پر میں ہوں غلام تیرا  
آنکھوں میں دم ہوا اپنا لب پر ہو نام تیرا  
دم بہر رہا ہے اے جان ہر خاص و عام تیرا  
عصیان ہے فعل میرا بخشش ہے کام تیرا  
بیٹھا ہے ذکر تیرا شیریں ہے نام تیرا  
ہے نقش میرے دل پر کیا خوب نام تیرا  
ور و زبان ہے ہر دم اے جان نام تیرا  
ہر غنچہ کے دہن سے سنتا ہوں نام تیرا  
کی غور جس سخن پر تجسا وہ کلام تیرا  
کسطح سے کہوں میں یہ ہے مقام تیرا  
تیرا رسول لایا ہم تک یہ سام تیرا



ہو گا بڑے بڑوں کا ہنگامہ روز محشر  
اکبر قبول ہو گا کیونکر سلام تیرا

سبحان اللہ کیسا مالک الملک خالق الخلق خدا سے کریم و رحیم محافظ آسمان و زمین  
رب العالمین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہ جسے انبیاء علیہم السلام معجزات اور آیات  
عنایت فرمائے گا اور اولیائے عظام کو کرامات و خرق عادات مرحمت فرمائیں اور مشعل ہدایت  
کی دیکر ہم سیاہ کاروں کے واسطے دنیا میں بھیجا تاکہ کفر اندھیرے سے نکال کر نور حقین  
ایمان سے ہر خانہ دل منور اور روشن کریں اور راہ ہولوں کو راہ راست پر لاویں سب  
سے پہلے مستحق صفات سرور کائنات پیغمبر آخر الزمان خلاصہ کون ہو گا ان رحمت اللعالمین  
شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کو پیدا کیا اور آج کی امت اور  
آل پاک کو ایسے ایسے مرتبہ اور کرامات عنایت کیں کہ انسان ضعیف البیان کی طاقت  
نہیں کہ اڑکھانہ عشرہ عشر ہی بیان کر سکے چنانچہ ایک عاشق یوں بیان کرتے ہیں -

### غزل در حمد باری

دل بڑو دین لاریکے جاے اللہ	سینہ پاک میں نہان ہے ضیائے اللہ
ایک ایک عضو ہے بے مثل عطاے اللہ	دست بڑو دین و چشم و زبان گردن گداز
کون ایسا ہے مددگار مولاے اللہ	ہر گزری آئندہ پر شام رحمت لیل و نہار
شکر صد شکر عجب عطاے اللہ	ہم کو انسان ہی کیا است احمد ہی کیا



بلغ فردوس میں آرام سے بیٹھنے کے مدلو  
 جو کہ تکلیف اور ہٹاتے ہیں برائے اللہ  
 جنکو اسرار ہوا نظاہر و باطن میں کہلی ہیں  
 اور کچھ کام نہیں اونکو سوا اللہ  
 دلیں یہ وہی زبانیں وہی انگوٹھیں ہی  
 کان میں آتی ہے ہر وقت صد اللہ  
 جو کہ عاشق ہو وہ معشوق کا رتبہ جانے  
 قدر دان کون ہے حضرت کا سوا اللہ  
 جب تک سوتے رہے خواہیں دیکھا کچھ  
 جب تک سوتے رہے خواہیں دیکھا کچھ  
 آتش عشق ہی سے ہے اگر روزگزار  
 اپنے محبوب کی تصویر بنائی گیا خوب  
 آب و گل میں میرے مضمرا سوا اللہ  
 جملہ تعریف ہے باللہ مزارے اللہ

جب کہ پیغمبر عالم نے کمالا تحفے  
 غیر ممکن ہے ہدایت شنائے اللہ

اب جانا پاس ہے کہ جناب فلک رکاب قطب الاقطاب غوث الثقلین و  
 دریائے مجمع البحرین نور العین حسنین عارف حقانی اولیائے لاثانی واقف اسرار صمدانی  
 محرام راز ہمدانی غوطہ خور بحر عرفانی محبوب ربانی معشوق نیر والی حضرت پیر و ستار  
 شیخ عبدالقادر میران محی الدین حبیلانی رضی اللہ عنہ جل شانہ نے عطا فرمائیں ہیں  
 ان میں سے مختصر بیان کرتا ہوں سامعین بغور سنیں اور درود شریف کی کثرت  
 فرمائیں۔ روایت ہے کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السلامی شہر سے  
 باہر شریف لیکے چنانچہ سیر کرتے ہوئے اور تماشے قدرت قادر حقیقی دیکھتے ہوئے قار زلب دریا  
 ہوئے اور کنارے دریائے پر آپ نے احلاس فرمایا اور دریائے عرفان الہی میں غوطہ زنی شروع



کی ناگاہ چند عورت نیک ذات سکنائے دیہیہ چائے آب سرپاؤٹھاؤ ہوئے واسطے لینے  
 پانی کے دریا پر آئین اور ہر ایک عورت اپنی اپنی سوجھ بوجھ پر کر کے روانہ ہوئیں ہوا ایک عورت  
 پر سالہ کے کہ اسنے اپنا سوجھ بوجھ کتاب پر رکھ کر اور چادر ہنسنہ پر ڈال کر نالہ جانکا شروع کیا اور  
 اس طرح اضطراب و زاری کی کہ زہرہ ماہ بیان اس کے نالہ و فغان سے پانی ہو گیا اور دل مرغان  
 اپنی اسکی صدائے دل سوز سے کباب ہوا اور زبان حال یوں عرض کرنے لگے۔

### مسدس

ہوں میں ایک میکس و ناشاد پریشان مدو  
 مدو کے کن بہن اسے مدو سلطان مدو  
 ہے تیری ذات خمیر گہر غریبان مدو  
 ہے یہی وقت مدو یا شمشہ جلیان مدو

غوث الاعظم بہن بے سرو سامان مدو کے  
 قبلہ دین مدو کے کعبہ ایمان مدو کے

نظر لطف تیری جب کسی میکس پہ ہوئی  
 جسے جو چاہی مراد اسکو تیرے در سکی  
 کرو یا دولت دارین سے بس اسکو غنی  
 ہوں گداور کا تیرے اوشہ جہان میں ہی

غوث الاعظم بہن بے سرو سامان مدو کے  
 قبلہ دین مدو کے کعبہ ایمان مدو کے

نہ کہوں تم سے تو کس کہوں اپنی بیدا  
 کرو یا گردش افلاک کے مجھ کو برباد  
 نہ سنی تھنے تو بہر کون سے گافریاد  
 چھوڑ کر آپکا در جانے کہ ہر جہ ناشاد

غوث الاعظم بہن بے سرو سامان مدو کے



قبلہ دین مدوے کعبہ ایمان مدوے

جب تمہیں یاد کیا بول گیا سارے غم  
آپ کا نام ہے بس دافع صد سنج و الم  
جو چھے مجھے جو کوئی آن کے اہم اعظم  
تو کہوں میں کہ پڑا کر تو ہی بس ہر دم

غوث الاعظم مہن بے سرو سامان مدوے

قبلہ دین مدوے کعبہ ایمان مدوے

ہے تنہا کہ دم نزع مدوے تیری  
قبر میں ہی ہوں فرشتوں کے سوالوں کی بری  
اور جب حشر میں سب کہتے ہوں نفسی ہی  
نکلے بے ساختہ پشیم زبان سے میری

غوث الاعظم مہن بے سرو سامان مدوے

قبلہ دین مدوے کعبہ ایمان مدوے

لکھا دیکھا ہے روایت میں میں نے مذکور  
یعنی اس طرح سے فرماتے تھے اک و ز حضور  
جو پکارے ہمیں کرتے ہیں نراو کی ضرور  
اس لئے کہتا ہے ہر بار یہی یہ بخور

غوث الاعظم مہن بے سرو سامان مدوے

قبلہ دین مدوے کعبہ ایمان مدوے

رنج دنیا نے ہے ہر چند مجھے آگہرا  
آپ کے در کا مگر مجھ کو سہارا ہے بڑا  
ہوا اگر طفت ترا کام و مان فکر کا کیا  
ہو میں سب مشکلیں حل جبکہ زبان سے یہ کہا

غوث الاعظم مہن بے سرو سامان مدوے

قبلہ دین مدوے کعبہ ایمان مدوے



تر او عقیبی ہے نہ کچھ دولت نیا مے پاس  
 مان اگر پاس مے ہے بھی ٹوٹی ہوئی اس  
 اور تو اور یہاں باقی نہیں ہوش و حواس  
 بہر حسنین غسیری کامری کر کے پاس

غوث الاعظم بمن بے سرو سامان مدد کے  
 قبلہ دین مدد کے کعبہ ایمان مدد کے

آس ٹوٹی ہوئی اب میری بند ہاؤ مولانا  
 رنج و اندوہ مصیبت کے چھڑاؤ مولانا  
 خواب میں جلوۂ دیدار دکھاؤ مولانا  
 دین و دنیا کے میرے کام ہناؤ مولانا

غوث الاعظم بمن بے سرو سامان مدد کے  
 قبلہ دین مدد کے کعبہ ایمان مدد کے

جو خدا کا ہے حبیب آپ ہیں بسا ویکر حبیب  
 ہے ہلا کس کا نصیب آپ کا درہو جو نصیب  
 ہے تمنا کہ ہو پونج جائے وہاں تک یہ غریب  
 پڑ ہے اس شعر کو پراپے کے روضہ کے قریب

غوث الاعظم بمن بے سرو سامان مدد کے  
 قبلہ دین مدد کے کعبہ ایمان مدد کے

میرے مرشد مرے ادبی سر مولانا مے شاہ  
 ہو اب اس بندہ کاھی یہ ترحم کی نگاہ  
 لیجئے میری خبر آن کے صاحب شہد  
 ہے عمر یہ گاہ وظیفہ یہی بے شام و بگاہ

غوث الاعظم بمن بے سرو سامان مدد کے  
 قبلہ دین مدد کے کعبہ ایمان مدد کے

الغرض جب اس پرزالہ کس سال کی بقراری و آہ و زاری بدرجہ غایت پہنچی تو صد آوازیلا



اسکی گوش فریاد و بنوشت آنحضرت کے پہنچی تو آنجناب بلا حائل پر ملال اس دل کباب کے  
 حیرت مند ہوئے کہ آیا کس ظالم اظلم نے اس پر دست ظلم دراز کیا کو کس سنگدل سخت جگر نے  
 سنگ تم اس کے ہو چہ دل پر مارا ہے کہ یہ پیر زال بدین حال پا پاں ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے  
 ایک اصحاب یہ مراد دریافت حالت خراب اس کے بھیجا جب وہ اس اس مکیس کے پاس گیا  
 تو پیر زال سے حالت پر آفت اسکی دریافت کی اور حاضر ہو کر عرض کی کہ اسے فریاد میں  
 مظلومان و اے بشارت وہ مظلومان اس پیر زالہ کے حال پر دباں آیا ہوا ہے کہ اس کے گھر میں ایک  
 بی لڑکا تھا جو ان کہ حسن و خوبی صورت محبوبی رکھتا تھا ایک روز یہ عورت روئے دریا سے  
 اپنے فرزند و لبند کی شادی کر کے اپنے گھر کو آتی تھی جب کنارے پہنچی تو مع دولہا اور ولہن  
 اور برتیان کے باشان شوکت و اسباب شہمت کشتی پر سوار ہوئی جب کشتی دریا سے گزر کر قریب کنارے  
 پہنچی تو یکایک گرواب میں گئی اور چکر کمارتہ دریا میں بیٹھ گئی ہر چند ناخدا نے کوشش کی مگر خدا کو  
 تقدیر سے کچھ پیش یہ چلی سوائے اس پیر زالہ بقیم حالہ کے دریا تا پید اکناہل سے کوئی نہ بچا اس  
 روز کے یہ پیر زالہ بحال پر ملال ایک گاؤں میں متصل کنارہ دریا کے رہتی تھی ہر روز یہ بہانہ یعنی پانی  
 کے اس مقام پر آتی ہے اور اپنے جگر پارہ کا ماتم کرتی ہو غرض کہ عرصہ بارہ سال سے یہ پیر زال  
 اسی حال سے زندگی بسر کرتی ہو جب محبوب بھائی اضطراب و پریشانی پیر زال سے مطلع ہو تو دریا رحمت  
 جوش میں آیا اور فرمایا کہ اسکو رونے سے منع کرو اور کہو کہ مطلب یہی ہے کہ آگیا چنانچہ پیر زالہ کو پاس  
 لگیا اور زبانی آنحضرت کا پیغام پہنچا یا مگر اس عورت کے دل مشاق مہر لگو کچھ تسلی نہ ہوئی اور پہلے سے  
 زیادہ واو فریاد و شروع کی اور فراق فرزند میں یہ زبان پر لائی۔

غزل



مرے دل کی دوا غوث الاعظم  
 کرے کون تیرے سر غوث الاعظم  
 کہم کہ برائے خدا غوث الاعظم  
 بحق شفیع الورا غوث الاعظم  
 تو اپنے سوا اور س عاصیوں کا  
 بناوے کوئی دوسرا غوث الاعظم  
 مددگار کا نام میں نے جو پوچھا  
 تو ہنس کر کہا غوث الاعظم  
 کہ اتیسے در کا شہید حنین ہے  
 او سے قید غم سے چٹرا غوث الاعظم  
 روایہ ہے کہ ایک شخص مرید حضور پور جناب حضرت محبوب جانی سید عبدالقادر میران  
 محی الدین جیلانی قدس لد سرہ العزیز کا بعد از شریف سے واسطے سیر و سنے نہیں روانہ ہوا  
 اور ملک ملک کی سیر کرتا رہا ناگاہ ایک شہر دیکھا کہ وہاں کے رہنے والے کسی حکم کے ماتحت  
 نہیں تھے ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر کا غور مختار تھا اور وہ آگ کسی دین اور مذہب کو  
 ہی نہیں جانتے تھے مگر اون لوگوں کا یہ دستور تھا کہ چار شنبہ کے دن تمام مرد و عورت شہر کے باہر جاتے تھے اور  
 اپنے اپنے مقدور کے موافق میاں گہری دھو کر لے جاتے اور ایک ایک گناہ کے تالاب کے کہی تھی  
 غسل کر کے رات بھر اوسین علوایکا تے صبح جماعت کو بوجہ اپنی دستور کے آپس میں دس دس کا تقسیم  
 کر لیتے ہیں اور شہر کو چلے آتے ہیں اس شخص نے اون لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا  
 ہے اور تم جو یہ بات کرتے ہو اسکی وجہ کیا ہے اون لوگوں نے جواب دیا کہ ہم یہ دین ایک بزرگ  
 کا کیا کرتے ہیں اور وہ ایسے بزرگ ہیں کہ ہوا سے خدا کے کوئی اس سے علی مرتبہ نہیں ہر  
 اوس شخص نے دریافت کیا کہ نام مبارک اون بزرگ کا کیا ہے اوس میں سے ایک نے  
 جواب دیا کہ ہم سید دینی اس شہر کے اون کے نام مبارک سے آگاہ نہیں ہیں ہم میں سے



ایک بزرگ شخص ہے اوسکو حضرت کا اسم مبارک معلوم ہے اگر تم چلو تو میں کو پہنچا دوں  
 الغرض شیخ شخص اوس بزرگ کی خدمت میں گیا اور دریافت کیا کہ جب تک آپ لوگ یہ دن کرتے  
 ہیں نام مبارک اوس کا کیا ہے وہ بولا کہ میں اس وقت بے غسل ہوں جب تک غسل  
 نہ کروں گا اوس بزرگ کا نام مبارک زبان پر نہیں لاسکتا اگر تم آنحضرت کا نام مبارک دہرایا  
 کرنا چاہتے ہو تو بخشنیدہ کو روزہ رکھ کر تالاب پر آؤ وہاں وہ نام مبارک لیا جائیگا۔ الغرض  
 بخشنیدہ کے دن تمام مرد و عورت شہر سے باہر اوس تالاب پر جمع ہوئے اور شیخ شخص ہی آیا  
 بعد غسل کے وہ شخص ایک تخت پر بیٹھا اور اعلیٰ حضرت پیران پر حضرت محبوب سبحانی  
 قطب ربانی محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کا تصور پہلے اپنے دل میں جایا اور اسقدر رویا  
 کہ بیہوش ہو گیا جب کہ سید ہوش ہوا تو دونوں ہاتھوں سے اپنا کلیجہ تمام کر ہیرا ہو کر کہنے لگا  
 کس زبان سے وصف لکے گا یہ پند خاک کا حوصلہ ہے پست اس جافتم کا ادراک کا  
 ہے در دولت پہ جگے سرچکا افلاک کا دور ہے ہر دم یہ میرے خادمہ چالاک کا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہو صاحب لولاک کا

پیشہ معراج میں کہتے تھے سلطان امم قطب عالم غوث الاعظم اے مے عالی ہم  
 آج گردن پر تیری رکھتے ہیں ہم اپنا قدم کل کو ہو گا سب ولی اللہ پر قدم

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا



پیران پیر دستگیران سب گاہے حاجت ہوا  
جس نے جو مانگا خدا کے فضل سے فوراً ملا  
کون ایسا ہے کہ در پر آنکے خالی گیا  
کیونکہ قادر نے انہیں ہر چیز پر قادر کیا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

مہم خ نام محمد سے خدا کے کعبہ ہوا  
ان اوسے پور قہم ح می سے محی الدین کیا

اسنے اون کا لقب محبوب سبحانی ہوا  
کیونکہ یہ محبوب ہی محبوب کا محبوب تھا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

عین عہد القادر کا ہے دو عالم کی پناہ

وال ہر ایک کی ہے دونوں جہانین داد خوا

تب سے یہ بادشاہ ہے بادشاہ کا بادشاہ

لام سے لازم ہے سب کا سلسلہ اب کہ لگا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

قاف باقادر ہے اور قیوم کی قدرت کا ہر

وال یہ دارین کی دفع بلا کے ہے لئے

اور الف اللہ کا اوسمین لگا ہے دیکھے

آپ کا رتبہ جو کوئی جانے یہ دل سے کہے

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

جسکا دادا وہ جناب حیدر کرار ہے

نظم کا لعل وہ سنین کا دلدار ہے







تعمین کن دست میں اگر جو تھا ایک دن نے لکیر  
کہا کیا ہے تمہارے پاس تمہیں سچ دیا تھا

مری نیریز بچل چالیس ہین دینار پوشیدہ  
وہ شکر صدق کو حضرت کے یون بولا

تو گلزار محمد مصطفیٰ یاقطب ربانی

تو فرزند علی مرتضیٰ یاعوث صمدانی

شغل اس کام کا کرتا ہے ہر دم دوسو میکان  
وظایف یہ ہی اسکا صوبہ ہیں پڑتے ہیں اس میں

تمہارے جو غلام سب ملائیک تاج عزائیل  
رہا کرتا ہے یہ ورد زبان حضرت جبرائیل

تو گلزار محمد مصطفیٰ یاقطب ربانی

تو فرزند علی مرتضیٰ یاعوث صمدانی

زمین سے آسمان اور راہ سے لے تا باہی  
بری سے دیو جن انسان لیکر طیر و صحرائی

ہوا و خاک آتش آبی لے عقل و دانائی  
چمن کے ہر شجر ہر برگ گل سے یہ ندا آئی

تو گلزار محمد مصطفیٰ یاقطب ربانی

تو فرزند علی مرتضیٰ یاعوث صمدانی

بروز حشر جب مجھ کو بلا یگا مر عفتار  
کہے گاشیخ عبد القادر کالائے خدمت گار

مرا بندہ ہے وہ است محمد نام ہے عطار  
نمائے غوثیہ میں ہر گھڑی پڑتا یوں شمار

تو گلزار محمد مصطفیٰ یاقطب ربانی

تو فرزند علی مرتضیٰ یاعوث صمدانی

نقل ہو کہ ایک روز حضرت پیران پیر دستگیر پیران محمد الدین شیخ عبدالغادر جلیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



صحن سجدین رونق افروز تھے اور تمام مہربان کو راہ حق تیار ہے۔ تھے اسی دن ایک شخص ضعیف  
 آپ کے مریدوں میں سے حاضر ہوا اور دیکر یون عرض کرنے لگا میں بچا بہ مصیبت لگا مارا ایک  
 مدد سے اپنے فرزند دلہند کے فراق میں بغیر اہون نہ دن کو چین نہ شب کو آرام لاچار اپنی زندگی  
 سے بالوس ہو کر حاضر خدمت والا ہوا ہون میرے حق میں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ  
 یا تو مجھے موت آجاو یا خداوند تعالیٰ آپ کی دعا کی برکت سے میرے سخت جگر سے نچھو ملاوے کہ نیکو  
 حضور والاک دعا کا اثر زمانہ پر عیان ہی اگر حضور والا مجھ کو حقیر فقیر پر رحم فرما کر درگاہ ارحم الراحمین میں اپنی  
 زبان مبارک سے دعا فرمائیے تو نچھو یقین کامل ہے کہ تمام منج مجھ نہ چیز سے دور ہو جائیں گے  
 اور بندہ آپ کے طفیل میں اپنے معبود سے مدعا پانگیا جناب حضرت پیران پر دستگیر روشن ضمیر  
 حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے اس کی تسلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بیٹہ جاوہ ضعیف پر آپ کے  
 مریدوں کے ہمراہ وعظ و نصیحت آپ کی سننے لگا پھر اختتام کلام رب انام حضرت پیران پر  
 حملہ مریدوں کے ارشاد فرمایا کہ اس شخص سے کسی میں دعا خیر کو کہہ دو کہ درگاہ عالم حل شائد اس مقرر  
 عمر سید کے دل کی آرزو پوری کرے پس ہر ایک کی زبان پر دعا جاری تھی اور قدرت حق نے  
 ضعیف کے رٹ کے ملنے کی تیار کی حضرت محبوب سبحانی قطب بانی شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی  
 بنی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضعیف سے فرمایا کہ جا شائد تیرا لڑکا آگیا۔ بس وہ ضعیف فوراً آداب  
 بجالایا اور اپنے مکان پر آیا کیا دیکھتا ہے کہ ہوسکا لڑکا دروازہ پر کھڑا ہی اوس وقت محبت پوری ہوئی  
 میں آئی اور لڑکے کو اپنے گلے سے لگایا۔ اور لڑکے کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت محبوب سبحانی قطب  
 بانی پر دستگیر پیران محی الدین جیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدموں پر گر کر اور یون عرض کر لڑکا ترجیح



اک بار پیراے خانہ براندازنگاہے

بیچارہ ہون از چشم فسون سازنگاہے

ہاں پیراوی صورت کے باعجازنگاہے

وز دیدہ فگندی بمن از نازنگاہے

تسربان نگاہے تو شوم بازنگاہے

اے درد دل چارہ گر پشت نگاہے

اے جلد خستہ ترانہ دل زار کرگاہے

ہر بار نہیں تو نہ سہی گاہے بگاہے

وز دیدہ فگندی بمن از نازنگاہے

تسربان نگاہے تو شوم بازنگاہے

بیٹھا ہوں اسی حال میں باحال تباہے

شاید کہ گزر رہو ترا اس راہ سے گاہے

اے یار یہ دل تجھ کو نہ کس طرح سے چاہے

وز دیدہ فگندی بمن از نازنگاہے

تسربان نگاہے تو شوم بازنگاہے

دیکھو آتو دیر یار پہ ہنگامہ ہے برپا

جانہاز تو کا جھگٹ ہو دل آزاروں کا سیلا

بسیل کوئی بیدم ہے کوئی کوئی سسکتا

اور کوئی جگر تمام کے یون کرتا ہے نالا

وز دیدہ فگندی بمن از نازنگاہے

تسربان نگاہے تو شوم بازنگاہے

بیٹھا ہے کوئی خاک پہ آسن کو چائے

استادہ ہے دنیا سے کوئی ناتھ اوٹھائے

بیہوش پڑا ہے کوئی ہستی کوٹھائے

کرتا ہے کوئی عرض یہ گردن کو جھکائے

وز دیدہ فگندی بمن از نازنگاہے

تسربان نگاہے تو شوم بازنگاہے

کہتا ہے کوئی بندہ بے زر ہوں تمہارا

چلتا تھا ہے کوئی مری جانب ہوا اشارا

فریاد یہ کرتا ہے کوئی غمزدن کا مارا

شاید چہ عجب گر بنو از ند گدارا



دزدیدہ فگندی مین از نازنگاہ ہے

مان تیر نظر ترک کماند ارادہ رہی

قربان تیرے کرے مے دلدار ادہ رہی

دزدیدہ فگندی مین از نازنگاہ ہے

مصرف نظاہر کوئی دیدہ ہی واس ہے

مجنوب کی صورت کوئی بڑ مار رہا ہے

دزدیدہ فگندی مین از نازنگاہ ہے

مازاغ بہری آنکھوں کا مستانہ ہے کوئی

برق شرطور کا دیوانہ ہے کوئی

دزدیدہ فگندی مین از نازنگاہ ہے

بہر چند کہ پتھر سے سرزار کو مارا

چاہا ہی مگر ہونہ سکا صبر کا یارا

دزدیدہ فگندی مین از نازنگاہ ہے

تربان نگاہ تو شوم بازنگاہ ہے

الغرض حضرت پیر دستگیر نے اوس ضعیف شخص سے فرمایا کہ یہ لڑکا تیرا کتنے عرصہ

سے تجھے علیحدہ تھا اوس نے دست بستہ خدمت آبخواب میں گزارش کیا کہ یا حضرت

بیس برس سات ماہ نوروز ہوئے تب آپ نے اپنے اوس لڑکے سے ارشاد فرمایا کہ اے

تربان نگاہ ہے تو شوم بازنگاہ ہے

مان خنجر ابرو کا ہواک وار ادہ رہی

رہ جائے نہ یہ طالب دیدار ادہ رہی

تربان نگاہ ہے تو شوم بازنگاہ ہے

بمخوذ کوئی مست نگاہ ناز پڑا ہے

القصد ہر اک شخص کے لب پر یہ صد ہے

تربان نگاہ شوم بازنگاہ ہے

شمع رخ پر نور کا ہے پروانہ ہے کوئی

یون نالہ کنان برور جانانہ ہے کوئی

تربان نگاہ شوم بازنگاہ ہے

پراو کے مکان تک نہ ہوا اپنا گزارا

دل تڑپا نثار جس گراؤنگا ریکارا



لڑکے تو اتنے عرصہ تک کمان تھا اوس لڑکے نے عرض کیا کہ یا پیر دریا سے شور  
میں ایک ٹاپو ہے اور اوسکا نام تقیہ ہے میں اوس میں قید تھا ہاتھوں میں بکڑیاں پاؤ  
میں بیڑیاں گلے میں طوق کمربین زنجیر گرفتار بلا میں دامن گیر تھا تب حضور نے ارشاد فرمایا  
کہ اب یہاں کیسے آیا عرض کیا کہ حضور کی دستگیری ہی اس ناچیز کو حضور کے در  
تک لائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ خلاصہ بیان کر۔ وہ قدموں پر گر کر اسطرح عرض کرنے لگا

یہ مان لیا مجھنے کہ عیسے سے سوا ہو  
دل اوسکو کما کرتے ہیں جو تم پر خدا ہو  
دم وہ ہے کہ جو تیری محبت میں فنا ہو  
جسنے یہ کرم مجھ پر کیا اوس کا ہسلا ہو  
زبان میں اوس درد کے تم جسکی دوا ہو  
اوس زخم کے صدقہ جو ہمیشہ شیر نگہ کا

اوصاف رضا لکھ نہیں سکتا ترے شاہ

یہ وصف نہیں کم ہے کہ محبوب خدا ہو

نقل ہے کہ ایک روز حضرت پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایک  
جنگل میں تشریف فرما ہوئے وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک فقیر بیچارہ غم کا مارا زار روتا  
ہے کمال شفقت و محبت سے حضور نے فرمایا کہ اے بندہ خدا کس چیز نے کڑا یا تیرے دل کو  
اور اس قدر کیوں نارا زار روتا ہے تیرے رونے سے مجھ کو حد نہ سخت ہوتا ہے اوس نے  
عرض کیا کہ یا حضرت میں دریا پار کا رہنے والا ہوں اور مجھ کو بہت ضرور اپنے مکان کو جانا ہے  
کیونکہ میرے بچے بہو کے ہو گئے مگر ملاح نے مجھ کو غریب سمجھ کر کشتی پر سوار نہیں کیا مجھ پر جو کہ



پلٹ آیا یہ کلام اس فقیر کا ختم نہیں ہوا تھا کہ ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا اور  
 اونیس دینار آپ کو نذر کئے آپ نے وہ دینار اسی وقت اس فقیر کو مرحمت فرمائے اور ارشاد  
 فرمایا کہ جاملح کو کرایہ دیکر اپنے بچوں کی خبر لے یہ کس قدر کرامت حضرت بڑے پیر سے  
 طور میں ادھر دل میں ارادہ ہوا اور آپ نے اللہ جل شانہ سے دعا کی ادھر خود بخود غیب سے  
 وہ شخص نمودار ہوا اور اونیس دینار آپ کے نذر کئے پس وہ شخص ولولہ شوق میں انگریزوں عرض  
 کرنے لگا مسدس

مشتوق ہو تم عاشق رب قدیر ہو  
 محنت ابرہو علی کے نبی کے وزیر ہو  
 پیارے حسن حسین کے دشمن جہنم ہو  
 والد بے مثال ہو تم بے نظیر ہو

تم بادشاہ دین کے پیران بید ہو  
 سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

بیشک تمہیں ہو خاصہ محبوب ذوالجلال  
 عالی مقام اہل کرم صاحب کمال  
 اک دم میں بخشہ تھے ہوسال کی مکالمات  
 مجھ کو ہی اپنے لطف و کرم سے کرو نہال

تم بادشاہ دین کے پیران بید ہو  
 سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

بچپن غم سے ہوں نہیں لگتی مری ہلک  
 پونچے بہ شب کو نالہ مرا آسمان تلک  
 آرام نہ گزریا مجھ سے نالہ ملک  
 لاچار ہوں شبابی سے کیجے مری ملک  
 تم بادشاہ دین کے پیران بید ہو



سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

بے وارثوں کے سید و سلطان دستگیر  
اہل کرم ہو صاحب احسان دستگیر  
ہر درو دل کے ہوشین و زمان دستگیر  
مشکل کویری کیجئے آسان دستگیر

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

اعجاز غوث پاک کا کرتا ہوں میں رقم  
اک عورت آلی خدمت عالی سین پرالم  
اولاد بھگو دیوے خدا یا شہ کرم  
کیجئے دعا یہ کہتی تھی حضرت سید دم پرالم

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

حضرت نے اوکے حق میں کر علی طرح دعا  
دو بیٹے اس ضعیفہ کو شے اوکے خدا  
حکم آیا اوکے حق میں نہیں ایک نہیں کیا  
یہ حسن ضعیفہ بولی کہ میں اونکی نمسے دے

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

جذیرین آکے خاک قدم او سکوا اپنی دی  
تو بیٹا او سکا کر کے او اس عورت نے جبے کوی  
بیٹے وہ سائے کٹا بس میں ہی عاجنی  
خدمت میں آکے غوث کو کہتی تھی ہر گھڑی

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو



جب ہو گیا جوان وہ ایک ایک مل لقا  
اک دن خیال میں یہ اوس عورت کے آگیا  
تعوذ خاک لہو لہون کہ اس خاک سے ہے کیا  
کہاتے ہی خاک ساتون سے تبت بول واہ

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

پہرائی وہ حضور میں روتی بصر بکا  
جلدی دھسا کر وہ مرانا مٹ گیا  
اور عرض کی کہ کیا غضب مجھ پر آگیا  
پیٹے ہوئے جو ساتون کے اک ہی نہیں بجا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

یہ سن فلک کو اپنے دیکھا اوٹھا کھر  
آئی ندا کہ اسکے نہ قیمت میں تھا پھر  
پر خاک کی تیری ہمیں منظور تھی قدر  
صدقہ سے اوس کے پہنے لال اور گھر

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

اب خاک کی جو اوس نے نہ تغیر کی ذرا  
محبوب میرے کام ہمیں یہ بڑا لگا  
اوس نے تو کھول خاک کا تعویذ رکھ دیا  
پہنے ہی لال اوس کے جہان سے اوٹھالیا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

خاطر تھی غوف پاک کی مقبول کس بریا  
آئی ندا کہ خاک اوس سے در کی ہر اوٹھا



تعلیم کر کے اوسکا وہ تعویذ لے بنا  
بھر دیکھے شان میری اور اعجاز آپ کا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

دیکھا جو گھر میں سانون پیر اوسکے جی اڑ گئے

مرے مے جیسے ہیں یہ صدقہ میں آپ کے

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

اور گردش فلک سے سدا زینت ہے

یا شاہ مدد کے کرنے میں اب کیا درگاہ ہے

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

گردش سے اس زمانہ کی نثار دوزار ہوں

بعد ادین بلاوا اب امیدوار ہوں

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

ہیرا ترے مرید کا اب منجد ہا رہی ہے

عطاسر آب کا یہی کتا پکار ہے

سب بیکسون کے شاہ تمہیں دستگیر ہو

حضرت مخدوم کیسودار رحمۃ اللہ علیہ لطیف الغرائب میں مخدوم نصیر الدین محمود سے نقاش کرتے ہیں

کہ جب حضرت سید منی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قدمی ہذا علی قبہ کل اوایا فرمایا تمام عالم کے

عورت بسر آلی خاک و پاک کی جو لے

کہنتی تھی غوث غوث میں قربان ہوں تیرے

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

میسے جگر پہ درد و الم کا خدنگ ہے

دل دشمنوں کا مجھے مرادوں سے تنگ ہے

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

یا پیر میں غلام ترا جان نشا رہوں

اس ہند میں ہر اساہوں میں ہجیرا رہوں

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

یا پیر حلیہ لیجے خبر وقت کا رہے

مرشد کرم کے کرنے میں اب کیسی عار ہے

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

حضرت مخدوم کیسودار رحمۃ اللہ علیہ لطیف الغرائب میں مخدوم نصیر الدین محمود سے نقاش کرتے ہیں

کہ جب حضرت سید منی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قدمی ہذا علی قبہ کل اوایا فرمایا تمام عالم کے



اور لیا جسے گردنیں اپنی جھکا دیں چنانچہ حضرت خواجہ حسین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی کہ اس  
 زمانہ کے جو ان تھے اور خراسان کے پہاڑ پر مجاہدہ کرتے تو بجز آگاہ ہونے کے سربراہان میں  
 پروردگار اور فرمایا علی ساسی بنی قریہ آپکا میری سرچشمہ حضرت محبوب بھائی کو نور باطن سے معلوم ہو گیا کہ جو جو حسن خجری  
 بیٹھے نے جملہ اولیاء کے پہلے گردن جھکا دی اور اولیاء و انکساری سے اپنے تئیں دوسروں کو خوش کیا یہ کہ  
 حاکم ملک ہند کا ہو چنانچہ یہی ہوا اور مولانا جامی سہروردی مر العافین میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ حسین الدین  
 چشتی رحمۃ اللہ علیہ پانچ مہینے سات روز حضرت محبوب بھائی کی صحبت میں رہے اور انوار و انوار کے  
 کمال و فیض حاصل کئے اور شیخ فتنہ چشتی قطبی نے لکھا ہے کہ جب حضرت خواجہ حسین الدین  
 چشتی علیہ السلام کی حضرت محبوب بھائی کی خدمت میں ملاقات ہوئی سلطنت عراق کی آپ نے فرمایا کہ عراق  
 شہا البین عمر کے پہرہ ہو اگر ملک ہند و نشان تکوینا نقل ہو کہ کسی شخص نے حضرت پیران پیر  
 عرض کیا کہ حضرت کاتب محی الدین کیونکر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی شخص میں ایک بائیس کر کے نہ تھیں  
 بغداد میں شہر کے کنارے دیکھا ایک آدمی ضعیف بہت بڑا پڑا ہوا اور اسکا چہرہ اتنا بکری کا  
 تانان اور آفتاب کی مثل درخشان ہے میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا پھر  
 مجھ کو اس نے اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھ کو اٹھا کر ٹھہرا بیٹھ اور سے اٹھا کر ٹھہرایا اور پوچھا کہ تم کون بزرگ  
 ہو وہ شخص بولا کہ تم مجھ کو نہیں جانتے ہو میں تمہارے بزرگوار کا دین ہوں اگرچہ میں ابھی تک بڑا  
 ضعیف تھا لیکن الحمد للہ کہ اب تمہاری دستگیری سے پہرہ و بارہ زندگی اور قربت پائی تم علی الدین ہو  
 بہرین اور سے وہیں چہرہ کر جامع مسجد بغداد میں آیا اسی دم ایک گروہ کثیر نے میری طرف توجہ کی اور  
 کسی نے میرے ہاتھ چمکے اور کوئی بیرون پر گرتا تھا کوئی بیقراری کی لہجہ میں کہ اس طرح ہر شخص کرتا تھا



# مدرس در شان حضرت غوث پاک

اس بیکس معلوم کے کام آئے اللہ مقصد مرے اللہ سے دلوائے اللہ  
ہوں دور پڑا آپ کے بلوائے اللہ محزون کو نہ اب ہند میں آسانے اللہ

یا حضرت غوث الثقلین آئے اللہ

اور رحم مرے حال پر فرمائے اللہ

یہ بندہ ناجائز سزا دیا تھارا ہے آپ کے قدموں کا اس عاصی کو سہارا  
بے آپ کے امداد نہ ہرگز ہو گزارا مشکل مری حل کیجئے یا شاہ خدا را

یا حضرت غوث الثقلین آئے اللہ

اور رحم مرے حال پر فرمائے اللہ

فریاد مری آپ سے ہے یہ شدہ جلیان ہے عرض مری آپ کے بغداد کے سلطان  
بیکس کی عربی کا نہیں کوئی سہیلمان فرمائے حضرت مرے ایسا کاروان

یا حضرت غوث الثقلین آئے اللہ

اور رحم مرے حال پر فرمائے اللہ

تم نور ہو این اسد اللہ کے گھر کے عقد سے سہی حل کرتے ہو تو حین و بشر کے  
سائل میں سب ہی شاہد گردا آپ کے در کے اور لاکھوں میں مشتاق کٹرے ایک لفظ کے

اور رحم مرے حال پر فرمائے اللہ

یا حضرت غوث الثقلین آئے اللہ



تم چاہو تو اک آن میں مجھے کو جلا دو      ناری کو اگر چاہو تو فردوس دلا دو  
تم برہن کی ڈوبی ہوئی کشتی کو ترا دو      مولا مرا بس سڑا ہی تم ہی پار لگا دو

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم مرے حال پر نہ رہائیے اللہ

بے رحموں نے ناحق ہر مے دکھوٹا یا      ناحق مجھے پردیس میں در در ہے پھرایا  
رُلوایا مجھے دشمنوں کو میرے ہنسایا      آخر تیرے دربار میں فریاد ہوں لایا

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم مرے حال پر نہ رہائیے

اس بیکس مظلوم کے ہیں آپ مددگار      غریب کے وطن کے مجھے اب کر دینا چار  
اس وقت میں اب کوئی نہیں ہولنس و غمخوار      جو یار تھے وہ ہو گئے سارے مے اہیار

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم مرے حال پر نہ رہائیے اللہ

سلطان دو عالم ہو تم لے شاہ مکرم      لے سید مخدوم جہان غوث معظم  
ہوں سخت مہیبست میں یا اکرم ارحم      جاری ہے زبان پر مری اب تو یہی ہر دم

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم مرے حال پر نہ رہائیے اللہ

مختار ہو تم احمد مختار کے گھر سے      دلبند ہو تم خیر الہی کے پسر کے



عقدے کے حل اپنے ہر فرد بشر کے  
چرواغ کے دور ہون والے جگہ کے

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم کے حال چاہیے اللہ

مفلوک ہون مفلس ہون غیب لغز ہون  
اور تیرے دریا کے پاشا گدا ہون

تشویش میں آفت میں مصیبت میں بڑا ہون  
سب آپ کو روشن ہے گرفتار ہون

یا حضرت غوث الثقلین آئیے اللہ

اور رحم کے حال چاہیے اللہ

روایہ ہے کہ ایک روز آپ دریا زات کی سیر میں تھے کہ دفعتاً چند عورتیں آئیں اور دریا سے

پانی لیکر چلی گئیں مگر ایک ضعیفہ ٹھیکری اور اسے اپنا گھر اکنارے دریا کے رکھ دیا اور کھڑے ہو کر

جیسا طریقہ عورتوں کا ہوتا ہی منہ ڈانپ کر بے اختیار رونے لگی آپ کو اس کے رونے سے بہت تعجب

ہوا اور کسی شخص سے اس کا سبب پوچھا اس نے عرض کی کہ اس کا قصہ حضرت یعقوب کے قصہ سے کہیں

ہو اس کا ایک لڑکا نہایت خوبصورت پوست جمال برات اس کی دریا کے پار لکھی تھی بعد فراغت گھر

وہاں کو لئے ہوئے آتا تھا جب اس دریا پر پہنچا اور کشتی پر معہ برات سوار ہوا دفعتاً دریا تھوڑا اونچا

میں آیا اور موج زنی کرنے لگا ہر چند کہ ملاحوں نے کوشش کی اور ملاحوں نے غوطہ مارے مگر شیبہ

اس طرح بڑھی کہ کچھ کوشش ان کی مضید نہ ہوئی اور ایک بار کشتی چکر لگا کر ٹھیکہ لگی چوہوگ اس کشتی میں سوار

وہ سب گئے اس بیزن کے سوا ایک شخص ہی اس دھڑے ہلاکت سے جان بچا ہوا اس دریا کے کنارے

کا ذکر کیا اس ساری کبریٰ سے تمام شہر میں وہ کلام برپا ہوا کہ شور و فغان اس کا آسمان سے گزریا اور فرشتے



تس برس ہوگا اسکا یہی دستور ہے کہ ہر روز بانی کی واسطے آتی ہو اور توڑی دیر بیان کٹر سے ہو کر  
 رہتی ہو ہر اپنے مکان کو چلی جاتی ہو جب حضرتؑ یہ سب واقعہ جانکاہ سنا آپکا دربار حمت جوش میں  
 آیا اور اسے ارشاد فرمایا کہ اس غصیہ سے کہہ دو نامہ فوت کرے جب اس پیر زنج حضرتؑ کا یہ کہنا سنا پس  
 شاد ہو کر دوبارہ شوق سے بیقرار ہو کر یوں عرض کرنے لگی۔

تم کل کے دستگیر ہو یا پیر دستگیر	بے مثل بے نظیر ہو یا پیر دستگیر
مفس کی عرض کیجئے اللہ یا امیر	خالق کے تم نشیر ہو یا پیر دستگیر
ہو دے رہائی نارے بیشک اسے حضور	جو آپ کا امیر ہو یا پیر دستگیر
روشن ہے تم پر راہ خدا سے علیم کا	تم صاحب ضمیر ہو یا پیر دستگیر
فریاد میری سنئے برائے خدا ذرا	عالم کے دستگیر ہو یا پیر دستگیر
اللہ مصطفیٰ و علی و حسن حسین	ان سب کے دلپذیر ہو یا پیر دستگیر
بیشک و حضور کا ادنیٰ اختیار ہے	گو لا کہ وہ امیر ہو یا پیر دستگیر
سائل ہو جہان کی دولت کا یا امیر	جو آپ کا فقیر ہو یا پیر دستگیر
دونوں جہان کیوں نہوں بندہ ام	تم عاشق قدیر ہو یا پیر دستگیر
اپنے علم کے سایہ میں ویجے مجھے بنا	جب وقت دار گیر ہو یا پیر دستگیر
سارے جہان میں ہوم ہی بخشش کے آپ کی	وہ صاحب سر ہو یا پیر دستگیر

آپ نے فرمایا خاطر جمع رکھے انشاء اللہ تعالیٰ جو اس کے دل میں ہے وہی ہوگا یعنی بیٹا اور ہوا سکی ہر بیٹے اوس  
 جوان نے اوس عورت کو سمجھایا کہ انسان کی عادت اس طرح واقع ہوتی ہے کہ جب تک اپنی آنکھ سے نہیں



دیکھ لیتا ہے یقین نہیں آتا ہر چنانچہ اس ضعیفہ کو یقین نہوا اور بدستور دے میں مصروف ہی اس  
 جوان نے حضرت پر دستگیر کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ہر چند اسکو سمجھایا لیکن وہ شکستہ  
 دل اور بایوس ہو گئی ہے کہ ہرگز اسکو صبر نہیں ہے اور ہر بار بقیار ہو کر کہتی ہے کہ یا حضرت حضور کے  
 در کے کتے شیر بر شرف رکھتے ہیں اور میں حضور والا کے دربار میں سے محروم جاؤں اور ولولہ شوق میں  
 اسطرح سے خدمت میں عرض کرنے لگی۔

## مسدس در شان حضرت غوث پاک

زہے شان جلالی حضرت محبوب سبحانی      امام شرق و غرب بادشاہ انسی و جانی  
 دلا کچھ غم نہیں سب مشکوئی ہوگی آسانی      خدا کے دربار گر ہے تجھے کچھ منزلت پانی

سگ در گاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ در گاہ جیلانی

جمال عارض بر نور شمع بزم یزدان ہے      فروغ صبح عرفان آفتاب بین ایمان ہے  
 نگاہ التفات او کی بہ از ملک سلیمان ہے      تری آنکھوں میں گر کچھ بھی ضیا نور عرفان ہے

سگ در گاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ در گاہ جیلانی

غلام نگو ہے او کے بادشاہوں پر شرف حاصل      مقاصد دین و دنیا کے ہیں اونٹوں ہر طرف حاصل  
 دعا سے او کی ہوتا لاولد کو ہے خلف حاصل      ہوا دار و نگو او کے ہے نوید لا تحف حاصل



سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی

کہ بشیران شرف دار و سگ درگاہ جیلانی

نہی نے آپ کے جب دوش پر اپنا قدم رکھا

کہوں کیونکر نہ او کو مہر ہے چرخ ولایت کا

محی الدین محی الدین محی الدین مستدیا

تجلی سے ہے او کی عالم تکوین میں جلو

سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی

کہ بشیران شرف دار و سگ درگاہ جیلانی

کہا تین ہو تین پیدایا عجاز سے او کے

بہ مشورہ جا کے کہد عاشق جاہاز سے او کے

ہوئے تین غوث لاکھوں اکھٹام ناز او کے

وہ راز حق سے ماہر حق ہی ماہر راز سو او کے

سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی

کہ بشیران شرف دار و سگ درگاہ جیلانی

مہر ج حقیقت آسمان زمین کے تارے ہیں

وہ ظل اللہ ہیں آثار رحمت و نہیں ہمارے ہیں

خدا کے لاڈلے محبوب حق کی پیارے ہیں

وہ بیشک قبلہ دین کعبہ ایمان ہمارے ہیں

سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی

کہ بشیران شرف دار و سگ درگاہ جیلانی

بلاؤن سے بچا سالم رہا آفات سے غم سے

یہی کہدین ہم او کو صاف پوچھے گر کوئی ہم سے

جو او کے سلسلے میں ہے وہ چو تاقید عالم سے

تعلق چاہئے و لکھو جناب غوث اعظم سے

سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی



## کہ بر شیران شرف دارو سگ در گاہ جیلانی

سرور قلب و نور چشم و جان جسم آدم ہے  
 سرور قلب و نور چشم و جان جسم آدم ہے  
 سگ در گاہ جیلان شو جو خواہی قربانی  
 او کی شان میں شان جلال کبریائی ہے  
 ملک کو فرما کے اسم شان کی جہد سالی ہے  
 سگ در گاہ جیلان شو جو خواہی قربانی  
 اوی سے ہے شریعت اور طہارت کی زیہ بانی  
 در خلد برین کی ہے اوی کے ہاتھ میں کنجی  
 سگ در گاہ جیلان شو جو خواہی قربانی  
 بسر ہو جائے اپنی عمر یارب اس تصور میں  
 ہمیں ہی شر کے دن اپنی سایہ میں جگہ دیوین  
 سگ در گاہ جیلان شو جو خواہی قربانی

شفیق و مونس و مخوار ہی ہمدرد و ہمد ہے  
 وہ اسم پاک اوسکا ہر انسان اسم اعظم ہے  
 کہ بر شیران شرف دارو سگ در گاہ جیلانی  
 اوی کی ذات میں ساری صفات مصطفائی ہے  
 یہ قدرت میں اُس کے خلق کی شکستہ شالی ہے  
 کہ بر شیران شرف دارو سگ در گاہ جیلانی  
 وہ ہے حسن رخ ناسوت نور شمع لامہوتی  
 بصارت دی ہو آنکھوں میں جو حق میں نور غفائی  
 کہ بر شیران شرف دارو سگ در گاہ جیلانی  
 جمال پاک کی دیدار کی مشاق رہی آنکھیں  
 ہماری گرسنے کوئی تو شہرت سے ہم کہہ دینا  
 کہ بر شیران شرف دارو سگ در گاہ جیلانی

پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر سگ دو بارہ سجود و کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا اور پیغمبری اوی سا زو سمان  
 جیسے کہ دو بے ہن ابھی تک بکھولیں گے خاطر جمع رکھو یہ لکھنا اور سیر نکور و نے سے باز رکھا اور ہر آب  
 در گاہ الہی میں مشغول ہونے اور ہاتھ دعا کیو سٹے اٹھائے جب ایک لمحہ گزر گیا اور ارشاد دعا کا ظاہر  
 ہوا تو دوبارہ دعا کی ایک لمحہ گزرا اور مطلب پورا ہوا چونکہ آپ کو مرتبہ معشوقیت کا تھا اور دستور



کہ معشوق اپنے عاشق پر ناز کرتے ہیں اپنے عرض کیا کہ یا خدا عجلہ تقادیر کے کام میں  
 ہی یہ دیر حکم آیا کہ اسے محبوب میرے دیر تیرے کام میں نہیں ہے بلکہ اس میں حکمت ہے  
 اور تو جانتا ہے کہ ہمارے کام میں تعجیل نہیں ہوتی ہے اگر منظور ہو تو ایک آن میں میں  
 اور آسمان پیدا کرنا ہوں دیر کی وجہ یہ کہ معلوم ہو کہ ہمارے کام میں عجبت نہیں ہے تو کچھ یہ بھی معلوم  
 ہو کہ اس دریا میں اس صنعت گری کی کشتی کو ڈبوئے بیس برس گزرے ہزاروں کے وہ  
 طمعہ ماہی و ماہ کے ہوئے یعنی صد ہا جانورین نے اس کو کھایا اور اولیٰ جانور و نگو ہزاروں  
 جانورین نے کھایا اور کہا کہ کہاں سے کہاں ہو بچے پس پاس خاطر تیرے ذرہ ذرہ ہر جگہ  
 سے ہٹنے جمع کیا اور چڑھ بڑھی گوشت وغیرہ مرتب کر کے پتلہ اونکا جیسا کہ تہا بنایا اور از سر نو  
 ان میں روح ہونگی اور جان بخشی اب قدرت اور لطفت ہمارا دیکھ یہ بڑ کر تھا کہ دفعتاً دریا موجزن  
 ہوا اور اوس میں جوش و خروش پیدا ہوا اور اسی جگہ سے کہ جہان ڈوبی تھی معہ دولہ اور دلہن  
 براتی اور ہاتھی اور گھوڑے جاہ و چشم کے کشتی ظاہر ہوئی اور کنارے پر آگلی دیکھنے والوں پر  
 حیرت چھا گئی کہ خداوندیہ خواب سے یا بیداری اور سب اس وقت زبان شوق یوں کہتے تھے  
 اگر اے دل تو ہے شیدائی محی الدین جلیان کا  
 بہت خواہان تہا دل میرا محی الدین جلیان کا  
 شراب معرفت کی کیفیت پوچھو کوئی مجھے  
 فقیری میں نہ کیونکر مجھ کو اب فخر ہو یہ حاصل  
 گلستانِ دو عالم کی یہ زیبا پیش نہ ہو کیونکر  
 نہ ہرگز چوڑ دروازہ محی الدین جلیان کا  
 نظر آیا مجھے جلوہ محی الدین جلیان کا  
 کہ دل میرا ہے متوالا محی الدین جلیان کا  
 ہوا ہوں میں گدا کہ کا محی الدین جلیان کا  
 بنا سر و قد عس محی الدین جلیان کا



کیا بیہوش سارے ساکنانِ عرشِ اعظم کو  
 ہوا نور علی نور آسمان تک ایک پرچہ  
 لبِ مردم یہ گویا ہے بسارے دامنِ مرگ  
 قمرِ برجِ اسد کا ہے ضیاء نورِ زہرہ ہے  
 خدا کا برگزیدہ ہے نبی کا نور دیدہ ہے  
 زمانے کی ہوا کیسی ہی چلی جائے مے دلیر  
 چلو بغداد کو احمد اگر شوقِ زیار سے  
 پس اس بڑھیا کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ مارے خوشی کے بیہوش ہو گئی کچھ دیر کے  
 بعد جب ہوش آیا ہنستی کہلاتی اپنے بیٹے اور بہو کو لئے ہوئے مکان کو آئی اس وقت  
 سے جو کہ مسلمان تھے اونکو مرتبہ یقین کا زیادہ ہوا اور کفار اکثر مسلمان ہوئے لکھا ہے  
 کہ جب وہ تلامذہ فرو ہوا ہر چند وہاں حضرت کو تلاش کیا مگر کسی نے نہ پایا بس شخص  
 کے لب پر درود جاری سے یہ صدا آتی تھی

## عزل

تپ فرقت سے ہوں مضطرب محی الدین جیلانی  
 سرورِ جان غیبِ محی الدین جیلانی  
 ہوا مست کے تمہیں رہ رہ تمہیں حسنین کے دلیر  
 ملا ایک مسجد والا میں اگر وجد کرتے تہین  
 دکھا دو چہرہ نور محی الدین جیلانی  
 حبیبِ خالق اکبر محی الدین جیلانی  
 دل و جان ساقی کوثر محی الدین جیلانی  
 تمہارا وعظ سن سن کر محی الدین جیلانی



تمہاری ذات اقدس کو دیار تہ بخلق نے  
 تری رحمت کا دریا جوش بہر خدا آئے  
 میں ہوں جھپٹ اور مضطر تصدق دوسری ہونے  
 بتاؤ تو کہاں جاؤں کہاں سے دعا پاؤں  
 خدا کے سامنے فرو عمل کیا کیسے جاؤں گا  
 مریض درد وقت ہوں شہید تیغ الفت ہوں  
 دیون کا کیا افسر محی الدین حبیلانی  
 ہو کشتی کو مری بس گرجی الدین حبیلانی  
 بلا واسطہ آئے پر محی الدین حبیلانی  
 تمہارا چہرہ کر اب در محی الدین حبیلانی  
 میں ہوں حیران اور ششدر محی الدین حبیلانی  
 ترحم کیجئے مجھ پر محی الدین حبیلانی  
 تنہا ہے یہ محزون کی کہ میرا دم نکل جائے  
 تمہارا نام لے لیکر محی الدین حبیلانی

## ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن بنجرى رحمۃ اللہ علیہ

آپ تیرہویں پشت میں حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے  
 ہیں خلاصہ نسب نامہ آپ کا یہ ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین حسن بنجرى حشمتی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن سید غیاث الدین حسن  
 بنجرى ابن سید کمال الدین ابن سید احمد حسن۔ ابن سید طاہر ابن سید عبد العزیز  
 ابن سید ابراہیم۔ ابن حضرت امام علی۔ ابن حضرت امام موسیٰ کاظم۔ ابن حضرت امام  
 جعفر صادق۔ ابن حضرت امام باقر۔ ابن حضرت امام زین العابدین۔ ابن حضرت  
 امام حسین علیہ السلام۔ ابن حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔



## عزل

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری

نبی کا نور دیدہ ہے حسین الدین اجمیری

ترقی تعظیم کی خاطر شب و روز آستانے پر

سرگردون خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

منازل کر کے طے اے سالکوں کی حقیقت کے

بقرب حق رسیدہ ہے حسین الدین اجمیری

نسیم صبح گلزار طریقت آپ کے دم سے

میرے دل میں چمیدہ ہے معین الدین اجمیری

ترے اخلاق پر ہے برتو خلق رسول اللہ

صفت تیری حمیدہ ہے معین الدین اجمیری

اُسی کا دل ہے اسرارِ حقیت تیرے واقف

خدا تک جو رسیدہ ہے معین اجمیری

کوئی کچھ بھی کہے کیا خوف ہے لیکن تری در

فدا کا سرخندہ ہے معین الدین اجمیری



سلطان الاولیاء بران الاصفیاء و ارفع ظلہا تشرک حقیقی و جلی مرکز و ارزہ پر کار وجود  
 مہبط تجلیات انوار شہود و ارث الانبیاء المرسلین نائب النبی فی السند حضرت خواجہ محمد بن الدین  
 حسن بھری اجمیری قدس سرہ العزیز کبرائے ارباب تصوف معرفت کے تھے نکات حقائق  
 و توحید میں مقام عالی رکھتے اور فقر و فناء میں یکساں روزگار تھے آپ کی شان عظیم اور رتبہ عالی ہے  
 اسے عاشق و یہ مرتبہ آپ کا ہے ایک عاشق اس طرح بیان کرتا ہے۔

### مسدس

تلاطم خمیر ہے طوفان بلا کا      نشان ساحل کا ہے نے ناخدا کا  
 ہر ایک بھونکا مخالف ہے ہوا کا      نہیں کو سون تلک نام آشنایا کا

بگرد آب بلا افستاکوشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

سحاب یاس بر ساعلم کا سیلاب      حباب آسا سکون دل ہے تابیاب  
 ظلم آرزو ہے نقش پر آب      ہرون تاجست مثل موج بنیاب

بگرد آب بلا افستاکوشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

شب تاریک بادل چھا رہا ہے      بنور چشم غضب دکھلا رہا ہے

موج و اغم خم چھلا رہا ہے      توقف ڈوبنے میں کیا رہا ہے

بگرد آب بلا افستاکوشتی      مدد کن یا حسین الدین چشتی



ادھر یہ سترہ کوہ گران ہے      ادھر وہ ٹکڑے ٹکڑے بادبان ہے

بس اب مستول گرنے کا گمان ہے      کہ ہر وہ نا خدا کے بکیان ہے

بگرد آبِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

شبِ غم دور منزل بوجہ سر پہ      نہ مولنس ہے نہ رستہ ہے نہ ربر

و کہاتا ہے فلک چکر چکر      ہوں مثل ماہی بے آب مضطر

بگرد آبِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

شکستہ بند بحرِ چشم تر ہے      چڑھا آبِ فلاکت تالبر ہے

ننگ مرگ منہ کو لے اودھ ہے      کرم پر آنکھ رحمت پر نظر ہے

بگرد آبِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

تو ہی شاہنشاہ ہندوستان ہے      تیرا در مرجع اہل جہان ہے

گدا کے آستان شاہِ شہان ہے      تیری اسوٰج گر کج سروان ہے

بگرد آبِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

تو ہی ہے ابروریا بارِ رحمت      توئی ہے بحرِ خیر کرامت



تو ہی ہے آبرو بخش سیادت تو ہی ہے درۃ التاج ولایت

بگرد آب بلافت سادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

تو ہی ہے زبدہ خاصان باری ترا سکتا ہے خشک و ترین جاری

کرے بچپن کب تک بیقراری بس اب آسان کر مشکل ہماری

بگرد آب بلافت سادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

جگر میں درد ہے آہوں کا غل ہے قدم پر خشم مرا مہراب بل ہے

تری رحمت گئی آنکھوں میں تل ہے توئی تو مرجع امید کل ہے

بگرد آب بلافت سادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

نہ میں ایران و توران چاہتا ہوں نہ میں تخت قدر حسن چاہتا ہوں

نہ میں تاج سلیمان چاہتا ہوں عبور بحر عرفان چاہتا ہوں

بگرد آب بلافت سادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

پہلو سے معزز کے ہاں دستے معین الدین حسن ذبیحہ دستے

خز کے واسے پاشاہ دستے شہر ہند و سمنان مند دستے



بگردابِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

بہرہ اہل عصیان کا توہی ہے      مدد آہستہ جانان کا توہی ہے  
کنارِ آبِ عرفان کا توہی ہے      سدا غم میں رضوان کا توہی ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

ہے ڈانوان ڈول اب بڑا ہمارا      ہر اک پیر اک نے ہمت کو ہارا  
ہے برجِ آبی میں اپنا ستارا      سہارا دے وگرنہ غم مارا

بگردابِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

مرا پاؤں وہاں مار میں ہے      تپ مزمن دل مہسار میں ہے  
بہت شدت مرے آزار میں ہے      مری کشتی پہنسی منجدار میں ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا حسین الدین چشتی

طلب کرتے جو خدمت میں تھا آپ      میں کرتا عرض اپنا بھرا آپ  
میں نشیب ہوں اور بحرِ عطا آپ      غریبوں کے ہیں شامِ ناخدا آپ  
بگردابِ بلا افتادہ کشتی      مدد کن یا حسین الدین چشتی



ہے تیر مردہ گل اقبال حضرت مثال سبز ہون پامال حضرت

تیسرا رضوان بد اعمال حضرت کرے کیا عرض اپنا حال حضرت

گرداب بلا منت سادہ شتی

مد و کن یا مسین الدین چشتی

خرقہ خلافت خواجہ عثمان مارونی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہندوستان میں امام الطریقہ  
 میں ملک ہندوستان تاحد طلوع آفتاب کفر و بت پرستی سے ملبوس تھے اور ہر ایک  
 مسترد ہند کا دعویٰ انارکیم الاعلیٰ کا کرتا تھا چنانچہ سیر العارفین میں لکھا ہے کہ جب حضرت  
 خواجہ حسین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا اور وقت آپ کی عمر پندرہ  
 برس کی تھی ایک باغ اور کچھ اسباب جناب خواجہ صاحب کے حصہ میں آیا آپ اس  
 سے اپنی اوقات بسر فرماتے رہے لکھا ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم مسعودی مجدد  
 جناب حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کے باغ میں آئے خواجہ صاحب واسطے تعظیم  
 کے اوٹھے اور دست بوسی کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھایا اور خوشہ انگور کے اونکے  
 سامنے لا کر رکھے اور آپ بزانو سے ادب اونکی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم  
 نے ایک ٹکڑا کھل کا اپنی بغل سے نکال کر اونکو چبا کر آپ کے منہ میں ڈال دیا بغور کھانے کے  
 سے نور باطن میں حضرت کے چمکا اور آپ کا دل بالکل دنیا کی طرف سے سرد ہو گیا  
 میں دن میں اپنا سب اسباب وغیرہ بیچ کر فقیروں کو تقسیم کر دیا اور  
 وہاں سے سفر اختیار کیا ایک مدت تک سمرقند اور بخارے رہ کر حضرت حسام الدین



بخاری سے قرآن شریف لیکے قصبہ ہارون میں کہ نواحی نیشاپور پہنچا کر شیخ المشائخ خواجہ عثمان  
ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے اور بیس برس سفر اور سفر میں بخدمت پیر و مرشد  
کے حاضر رہے اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے جب سرانجام کام آپکا انجام کو  
پہنچا خرقہ خلافت کا پایا بعدہ بغداد شریف روانہ ہوئے اثنا کے راہ میں قصبہ سنجان  
میں خواجہ نجم الدین اکبری سے ملاقات کی ڈھائی مہینے تک وہاں رہے بعدہ قصبہ  
حال میں کہ دامن کوہ جودی میں ہے حضرت سلطان المشائخ شیخ محی الدین عبدالقادر  
جیلانی قدس اللہ سرہ سے ملاقات کی وہاں سے آپ کے ہمراہ بغداد میں تشریف لائے  
وہاں پانچ مہینے سات دن صحبت بابرکت غوثیت آب میں رہے اور بغداد میں  
حضرت شیخ الشیوخ ضیاء الدین و محبوب سبحانی خواجہ اوحہ الدین کرمانی قدس اللہ سرہ  
ملاقات کی اور خواجہ اوحہ الدین کرمانی سے خرقہ خلافت کا پایا بعدہ خواجہ صاحبان میں تشریف لائے  
اور شیخ یوسف بہرائی سے ملاقات کر کے تبریز میں تشریف لیکے وہاں شیخ المشائخ شیخ ابو سعید تبریزی سے ملاقات  
کر کے اصفہان میں نزلت افزہ ہو چکے۔ بخدمت محبوب حمالی شیخ محمد اصفہانی کہ قطب تھے رہے وہاں  
خواجہ قطب الدین احمد بن موسیٰ کہ بارادہ مرید ہوئے شیخ محمد کے بقیم تھے خدمت میں خواجہ  
صاحب کے حاضر ہوئے جب خواجہ صاحب کا جمال و یکما فوراً خواجہ قطب الدین اوشی  
مرید خواجہ صاحب کے ہوئے اصفہان سے آپ مہند تشریف لے گئے وہاں خواجہ ابو سعید  
مہندی سے ملاقات کر کے آنر آباد میں رونق افزہ ہوئے وہاں خواجہ ناصر الدین سے  
کہ اولاد حضرت شیخ نایز یہ بطنی رحمۃ اللہ علیہ سے تھے اور اس وقت ایک سو ستائیس برس کے



تھے ملاقات کی وہاں سے غزنی اور ہری میں ہو کر اور وہاں کے اولیاء اللہ سے  
 ملاقات کر کے سہرورد میں تشریف لائے یادگار محمد حاکم سہرورد کا درشت مزاج اور  
 فسق میں مشہور تھا و اصحاب کبار کی جناب میں بے ادبی کرتا جس کا نام ابو بکر عمر ہوتا  
 اوسکو اذیت پہنچاتا ایک باغ اوس کا تھا کبھی کبھی اوس باغ میں ہوا خوری کیلئے جاتا اتفاقاً  
 اوی باغ میں حضرت خواجہ صاحب آنکر ٹھہرے خادم ہمارا ہی نے عرض کیا کہ حاکم بیان کا  
 بد مزاج ہے مناسب ہے کہ حضور باہر تشریف لے چلیں آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور آپ  
 نماز میں مشغول ہو گئے توڑی ویر بعد نوکر حاکم کے آئے اونکو یہ جرات ہوئی کہ حضرت کے کچھ کہیں  
 اوی وقت یادگار محمد حاکم ہی آگیا حضرت خواجہ صاحب اپنے حال میں مصروف رہے جس وقت  
 نظر یادگار محمد کی حضرت پر پڑی مثل بید کے کانپنے لگا اور چہرہ زرد ہو گیا دست بستہ ہو کر آگے  
 حضرت کے کھڑا ہوا اور زبان شوق سے یوں عرض کرنے لگا۔

### نمہ در شان حضرت خواجہ صاحب

تمہیں ہو معدن لطف و عطا غریب نواز	تمہیں ہو مخزن جود و سخا غریب نواز
تمہیں ہو خلق کے حاجت روا غریب نواز	تمہیں ہو خواجہ شاہ و گدا غریب نواز
تمہیں کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز	
کھڑا ہوں منتظر لطف یا غریب نواز	نگہ کرم کی اوہر ہی فردا غریب نواز
جہان میں فیض ہے عام آپ کا غریب نواز	تمہیں ہو خواجہ شاہ و گدا غریب نواز



تمہیں کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز

ہے ظاہر آپ چہی کہ میری حالت ہے  
دل اضطراب میں برق طہان کی صورت ہے

یہ ہے سچ ہی غمزدہ ہی حسرت ہے  
بہت دن کے لئے ولین شوق رویت ہے

حجاب رخ سے اٹھا دو ذرا غریب نواز

کون میں کس سے سوا اوٹنے کا حال ہے  
وہ معتقد ہو نہیں اور ہے میرا ایسا یقین

بلائے جو فلک آگئی جو چہ کہیں  
وہیں مدد کے لئے آگئے معین الدین

زبان سے میری جو نکلا کہ یا غریب نواز

تمہارے بارغ تنہا کا عندلیب ہوں میں  
مگر ہوں وہ سے محروم بد نصیبان میں

جفا کے چرخ سوا ہے کے قریب ہوں میں  
جفا کشیدہ ہوں مظلوم ہوں غریبان میں

ادھر ہی ایک نگاہ عطا یا غریب نواز

لکھن جو حال یہ جو ہر نہیں بانہیں میں  
بزرگ جتنے ہیں خالق کے راز و انہیں میں

روائے حاجت مخلوق ہر زمانہ میں  
صدقت تمام کی قلم جہان میں ہیں

مگر میں آپ دُور بے ہوا غریب نواز

تڑپ رہا ہوں میں ہر صبح شام صورت برق  
وہ سوز چمکو ہے جہنا ہے کام صورت برق

ہوا ہوں پاؤں سے ستر تک نام صورت برق  
غضب ہے جو فلک سے دام صورت برق

رہے طہان یہ غریب آپ کا غریب نواز

نظر کرم کی مرے حال پر اگر شہاد  
شباب خواجہ حضوری میں اب مجھے بلو



نہ در بدر کی مجھے آپ ٹو کرین کھلاؤ  
خدا کے واسطے چرخ بلند پر چکاؤ

ہوا ہے پست ستار امر غریب نواز

وہ بقراری ہے دم بہر نجے نہیں آرام  
یونہی رہتا ہے جاری مرے یہ صبح و شام

قربانے بھل جو عرس کے ایام  
تڑپ تڑپ کے یہ گویا دلِ فدا ہو دام

بلاؤ ہر اسے آہیں یا غریب نواز

اتفاقاً ایک روز ایک گائے جناب خواجہ صاحب نے آٹا ساگر کے کنارے ذبح

کی اور سب ہمراہیان نے تناول فرمائی راجہ نے اپنے ملازمان کو حکم دیا کہ اس شخص کو

ہمارے شہر سے نکال دو جب ملازمان راجہ مجتمع ہو کر خواجہ صاحب کے پاس آئے

اور درپے ایذا کے ہوئے خواجہ صاحب نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے اوٹھا کر اور

آیت الکرسی اور پڑھ کر اون لوگوں کی طرف پھینکی چیر پڑی جسم او سکا خشک ہو گیا کہ جس پر

حرکت کا بازو جو لوگ پہنچے وہ مقہور منکوب ہو کر ہاگ گئے دوسری دفعہ ہندو لوگ آئے

مہنت کو اپنے ہاتھ لیکر خواجہ صاحب پر پورش کرنے لگے جب حضرت کے قریب پہنچے

سب کے سب کانپنے لگے رام دین مہنت کہ سردار اس قوم کا تھا حضرت کی خدمت میں

حاضر ہوا اور مشرف باسلام ہوا وہ لولا شوق میں یہ عرض کرنے لگا

عزل

شرف بخشش ولایت کے معین الدین اجیری

شہر ملک کراستہ کے معین الدین اجیری



سراپا حق کی رحمت سے معین الدین اجمیری

محمد کی عنایت سے معین الدین اجمیری

زمین ہند پر لاکھوں ہوئے پسید اولی اللہ

تجھے سب پر فضیلت سے معین الدین اجمیری

لب ساحل و ان موج سے یہ شور برپا ہے

دُور بحر سیادت سے معین الدین اجمیری

وہی ہے مستحق رحمت یزدان و دوسالمین

تری جس پر عنایت سے معین الدین اجمیری

ہوا ہی اوس جگہ کی پائین سکتا کوئی قدسی

وہ تیری جائے رفعت سے معین الدین اجمیری

رسول اللہ خوش ہے اور اللہ بھی خوش ہے

جو تجھے خوش عقیدت سے معین الدین اجمیری

کریم خلق ہے تو اور سخی ابن سخی ہے تو

کرم کی تیرے شہر سے معین الدین اجمیری

حبیب اللہ کا تو بھی ہو اے آل حبیب اللہ

خدا کو تجھے الف سے معین الدین اجمیری

بہشتی آسان پاک کے سب بننے والے ہیں



ترا اور باب خشک معین الدین اجمیری

مرا خادوم ترا بندہ ترا عاشق ترا شہید ا

نوگاہ رخسار عشق سے معین الدین اجمیری

الغرض جب وقت وہ مشرف باسلام ہوا تب بہ اشارہ حضرت کے چوب سنگ لیکر مقابل  
ساکنان کے ہوا فوراً ہجوم کفار کا پریشان ہوا خواجہ صاحب نے جو یہ خدمت نمایان امین  
منست دیکھی توڑاپانی اپنے ہاتھ سے اوسکو پلایا فوراً سینہ اوسکا نور باطن سے منور ہو گیا از  
راہ صدق مرچہ حضرت کا ہوا خواجہ صاحب نے اوسکا نام شادی دیو رکھا اور اوسکو نگیل کے درجہ پر  
پہنچایا اس کرامت کے ظاہر ہونے سے ساکنان اجمیر اور راجہ نے خیال کیا کہ یہ درویش  
جادوگر ہوتا ہے کے مقابلہ کے لئے کوئی بڑا جادوگر چاہئے ایک دفعہ ایک شخص ہمراہی حضرت  
کا تالاب آنا ساگر میں نہانے گیا اوسکو برہنوں نے نہانے نہیں دیا اونہوں نے خواجہ صاحب  
کے حضور میں شکایت کی حضرت خواجہ صاحب نے توڑاپانی آنا ساگر کا سنگا کرانی چھاگل میں  
بہر لیا پھر اس امر کے کل تالاب اور چشموں کا پانی خشک ہو گیا حتیٰ کہ دودھ زنان طفل دار  
اور چار پاؤں کا بھی خشک ہو گیا جب یہ خبر راجہ کو پہنچی بہت حیران ہوا ہر چند اوسکی ماں نے  
کہا کہ یہ درویش ادھی نے جسکی میں نے خبر دی تھی بہت تو اضع اور قعیط سے پیش آنا مگر  
چہرہ ابارادہ بد محل سے باہر نکلا فوراً اندھا ہو گیا جب چہرہ اس نے اس قصد کو دل سے  
دور کیا پھر بنیا ہو گیا چنانچہ سات مرتبہ نابینا اور بنیا ہوا پھر اسے پال جوگی کو کہ من ساری میں تمام  
ہندوستان میں اوسکا ثانی نہ تھا راجہ چہرہ اس نے واسطے اس کام کے بلایا اسی پال



پندرہ سو چیلون کو اپنے کہ ہر ایک فتح ساحری میں اچی پال ٹانی تھا لیکر اجمیر میں آیا وہ  
 پندرہ سو آدمی پندرہ سو چکر جاوے کے لیکر سات سو اڑو ہے خوشوار پر سوار ہو کر بحر کی نیرنگیان دکھانے  
 ہوئے خواجہ صاحب کے سامنے آئے خواجہ صاحب نے وضو کر کے ایک حصار دور تک لکڑی  
 سے کھینچا اور تمام اصحاب کو حکم دیا کہ اندر اس دائرہ کے بیٹھو بعد ایک ایک غول سحر و  
 آتما اور چکر آتشین اور اڑو ہے خوشوار حضرت کی طرف پھینکنا اور طرح طرح کی نیرنگیان دکھانا تھا جو حیر  
 دائرہ کے قریب پہنچتی خاک ہو کر گر پڑتی کی طرح کا صدر کیونہ پونچا جب اچی پال اور دیگر  
 جاو کر ان نے دیکھا کہ کوئی شتر ہمارا کار گر نہیں ہوتا جسوقت راجہ کی مان کو خبر ہوئی کہ کوئی چیز کارگر  
 نہیں ہوئی اسوقت راجہ سے کہا کہ دیکھ تو باز آ اور اس طرح سے کہنے لگی

درویش یہ وہی ہے کہ جسکی تلاش تھی علم نجوم سے ہمیں جسکی خبر ملی +  
 امان نے میری بیشتر تھی جسکی خبر دی معلوم ہوتا ہے کہ یہ درویش ہے وہی

اب انکے آنے کی کوئی شکل کیجئے

اب چلے وہو کا انکو کسی طرح دیجئے

یا و خدا میں بیٹھے تھے خواجہ مرے دمان اب روضہ معانی ہے اوس شاہ کا جہان  
 بہو کے تھے کتنے روز کے ہمراہی خداوان اکثر شکار کھیلنے فوراً ہوئے روان

حند ام بعض نے تو کیا خبر اختیار

اور بعض غسل کو گئے دریا پہ ایک بار

تالا ب بیلہ تھا نہایت ہی پرفضا تے بت یہاں بنے ہوئے بارو ہزار



جلتا تھا ناریل کا وہاں تیل بھی سدا ہوتا تھا اہتمام بتوں کا وہاں بڑا

جٹانے نہ پاتا تھا کوئی تالاب پر بشر

موسن تو کیا نہ تھا وہاں ہندو کا بھی گزر

خادم حضور کا جو قضا را وہاں گیا کپڑے اتارے تھے نہ ابھی غسل تھا کیا

بیل کے بت پر بتوں نے اوسکو پکڑ لیا اور مار کے کنارے سے اوسکو ہٹا دیا

فریاد لایا وہ شہ ہندوستان کے پاس

سارا یہ ماجرا کیا حضرت سے التماس

غصہ میں آیا بیشہ وحدت کا شیراز فرمایا یہ نشانی سے اوسکو کہ غم نہ کر

لوگ مین انتقام ترا اون سے بے خطر اب قدرت خدا پر مجھو کرو نظر

چماگل دی اور حکم کیا جلد بہر کے لا

اب دیکھ کر وگارد کھانا ہے کیا مزا

کیا خاطر حضور تھی منظور کربریا پانی وہ سب زمین کا چماگل میں آگیا

تالاب سارے خشک ہوئے آلی کیا بلا پانی کسی کی آنکھ میں ہی نام کو نہ تھا

پانی نہ چپاہ کا ہی فقط خشک ہو گیا

دودھ عورتوں کی چہاتوں میں ہی نہیں رہا

تالاب بیسہ جو ہوا خشک ایک بار راجہ سے سب بچا دیوں نے آکے کی بکار

گہرا یا حال سن کے یہ سب بس وہ نابکا ان کے پاس دوڑ گیا ہو کے بیقرار



کہنے لگا سنائی تھی جی خبر مجھے

اے امان جان کیا کروں اب بے ہی آگے

اسکے دفع کی کوئی توتہ پروے بتا      کہنے لگی یہ والدہ راجہ کی سن ذرا  
فزان اوسکا چاہئے اب بھگوانشا      پہننا بیگاسنے گانہ کہتا اگر مرا

بیشک ہے بے نظیر یہ درویش زوی وقار

اور ساتھ اسکے فوج کرامت ہے ہشیار

اچھا سا اک مکان کوئی تجویز پہلے کر      آئے نہ فرق اوسکی تو ضلع میں بال ہر  
بستروان سے اونکا اٹھالا توجہ بند      کہنا ہے میرا کام تو کہتی ہوں سرسبز

لیکن نہ کوئی بات جی اوسکے دیہان میں

کرنے لگا برعکس وہ سہرور کی شان میں

تب خود اچی پال لاچار ہو کر خواجہ صاحب کے حضور میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مخلوق خدا  
بغیر پانی کے مرنے ہیں آپ اپنے تئیں فقیر کہتے ہیں فقیروں کو رحم چاہئے خواجہ صاحب نے

براہِ رحمتی فرمایا کہ پانی چھاگل میں ہے اوسکو اٹھا لو ہر چند اچی پال نے قوت ساحری سے

نہ رو کیا مگر چھاگل نہ رہی تب خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ چھاگل جاود کی نہیں ہے یہ چھاگل

مردان خدا کی ہے اوسا نے شادی دیو کو حکم دیا کہ چھاگل کو اٹھا کر پانی اوسکا گرا دے

بفوز لگانے پانی کے سب تالاب اور چشمہ پانی سے بہر گئے بعد اوسکے اچی پال مرگ چلا

پھار اور اوپر بیٹھ کر آسمان کی طرف اڑا خواجہ صاحب نے اپنی نعلین چولی کو فرمایا تو کیا دیکھتی ہے



پس آپکا یہ ارشاد فرماتا تھا کہ تعلیم خود آ رہا ہے اس لئے اس کے ہونے میں یہاں تک کہ اجی پال اور  
تعلیم نظرون سے غائب ہو گئیں بعد توڑی دیر کے اجی پال کے سر پر وہ تعلیم پڑنے  
لگیں اور مارتی ہوئی اجی پال کو حضرت کے پاس لائیں اجی پال حضرت کے  
قدموں پر گرے اور شرف باسلام ہوا اور زبان حال یوں عرض کرنے لگا۔

## غزل

یہ بندہ ہے تمہارا یا معین الدین امیری  
بد کیجئے خدا را یا معین الدین امیری  
بیان جو کر سکون تیرا کمان مقدور ہے میرا  
ہے ذات لامکان تیری معین الدین امیری  
ترے دریا کے وعدت میں جہاز اور پیرا کلبا  
تو کشتی پار کر میری معین الدین امیری

## غزلیات و خمہ و مسدس متفرقات

یہ بزم مجلس شہ عالم پناہ ہے      یہ محفل رسول فلک بارگاہ ہے  
اس گھر سے تیرا عرش برین صاف راہ ہے      یار و چلو کہ مجلس میلاد شاہ ہے  
جو آگیا یہاں ہم سے تن نور ہو گیا  
سارے گناہ دہل گئے مہرور ہو گیا



یہ بزم جلوہ گاہ رسول زمان کی ہے

یہ بزم جلوہ گاہ شفیق جہان کی ہے

یہ بزم جلوہ گاہ شہر سلان کی ہے

یہ بزم جلوہ گاہ مرے جان جانی کی ہے

اس بزم کی تمام زمانے میں دہوم ہے

ملتی نہیں ملک کو جگہ یہ ہجوم ہے

اس جافلاکے بارش باران نور ہے

یہ محفل حبیب خدا کے غفور ہے

رفعت کم بیان کی بلندی بہ طور ہے

دور اس سے دور تر جگہ دور ہے

کہتے ہیں جسکو عرش ہی وہ مقام ہے

بزم جناب حضرت خیر الانام ہے

کیون واغ سے نہ عرش کے پیر یہ بزم پاک

چہ بولے زلف شہ سے معطر یہ بزم پاک

ہے نور روئے شہ سے منور یہ بزم پاک

ہے ہر شہت زمین پر یہ بزم پاک

فراش جبریل ہیں خضر آب پاش ہیں

کہتے فرشتے ہنم دور پاش ہیں

جاتے ہیں جبریل ہر ایک کے مکان پر

کہتے ہیں ہر اوج سے وہ ہاتھ اپنے باندھ کر

پہنچاتے ہیں سلام شہنشاہ بحر و بر

آیا ہوں دینے محفل سیلا کی خبر

مرکب براق کا در دولت چلائے ہیں

چلنے ملک حضور کے لینے کو آئے ہیں

کیسا براق حوزہ را دو پری حمال

خوش گام و خوش خوام خوش خدام خوش خصال



سرتین ہے جو برق تو ہر در زمین خیال      شہباز کی جہیستہ تو کبک دری کی چال

مجموعہ کمال غرض یہ براق ہے

حق تو یہ ہے کہ جملہ صفاتوں میں طاق ہے

تزو یکساں اور کے سامنے کیا اور دور کیا

یہ مان سے اور تو غرض چو دم میں موج کیا

ہے ہر مشرقین تو فصل ایک گام کا

پلٹا تو قصد سے کہیں پہلے زمین پر تھا

اندیشہ آدمی کا ملک کا خیال ہے

جانتا ہے یہ وہاں کہ جہاں جانا محال ہے

تقریباً ہر بزم ہو جیسے محال ہے

ہر فردیان جہاں ہے شہر لڑاں ہے

اک ایک شخص میں نہیں فرشتہ خصال ہے

اس کے نظارہ سے دل حضرت مثال ہے

کس وہ چہ ہم عزیز شہر مشرقین میں

کیوں کر نہ غلام جناب حسین میں

ہے فرش نوریان سے وہاں تک پہنچا ہوا

پہو لوں کا ہے وہ کچھوں پر چڑھ پڑا ہوا

سر پہ ہے شامیاد رحمت کہنچا ہوا

ہر سگ ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے لطف خدا کے محمد کا

کرہ سجا ہے جہر شیر شیش کا

شیشے میں صاف ٹاپے کہ بلور گروہ ہے

جو تک ہے وہ مجلس عالم میں فرد ہے

انکی چاک سے چہرہ خورشید زرد ہے

کوئی کلاس سبز کوئی لاجورد ہے



پھیلا جو کائنات میں عالم میں نور کا

بجھ بچھ گیا چراغ شام طور کا

ہر ایک جہاز ہے شجر طور کا جواب فانوس کی چمک سے خجل نور تاب

آویزان میں ہرے کی کینوں کی آفتاب ہے لوح و لوح شمع میں خوشبو رشک تاب

شیشے ہزار ہا ہین کنول بے حساب ہین

قندیں رشک و آفرہ آفتاب ہین

عطر اختصاص کا ہے توپان اشخا و کا ہے چھاپا جو شب کی تو کھٹا و داد کا

چونما ہے نور و نئے شہ وین و داد کا زردہ ہے زردے رخ عاشق کی یاد کا

بٹتے ہین خوب بار نور اب و رور کے

ملتے ہین پھول رحمت رب و رور کے

تقریم ہو گئے نقل ثواب عنیم کے ساغر چلین گئے رحمت رب رحیم کے

حصے ملین گئے لطف خداے کریم کے توڑے بھین گئے نفست فیض عنیم کے

اس بزم پاک میں جو کوئی دل سے آئے گا

فردوس میں مکان وہ رہنے کا پائے گا

سند و سپار رخ کی نایاب روزگا تکیوں پر وہ بہار کہ جس پر بند اہما

ہر ایک پتھر پر گل فردوس کی بہار ہر بیل رشک سنبل گیسو سے تابدار

حسرت بونا گلہاں جہن روزگار ہے



ہر پہول باغ صنعت پروردگار ہے  
 کیسا مکان کیسی عمارت کے ہوتان  
 قصرِ بہشت خلد کمان اور یہ کسان  
 حورین نثار رشک کرین گلشنِ جنان  
 یہ جائے پاک مقدمِ خیر الانام ہے  
 دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے  
 ہر اک گلاب پاش ہے طوبی باغِ خلد  
 ہر عطروان ہے گل رعنائے باغِ خلد  
 مجر ہے رشک لالہ ہمارے باغِ خلد  
 دو و بخور کیسے حورائے باغِ خلد  
 عطر اودنے ہے پینچہ بسا ہوا  
 اجرِ اچڑا ہے خلد یہ گھر بسا ہوا

موسیٰ بنِ گرم روشنی کے اہتمام میں  
 مصروفِ خواجہ خضر بنِ تقسیم جام میں  
 ہر جنستِ خلیل مکانِ طعام میں  
 مشغول ہر نبی ہے غرض ایک کام میں  
 نخلین اہل بزم کا تو پاسِ پان ہے  
 اکیر ہی بنات کا ترے نشان ہے

## غزل

سُن میری عرض یا رسول اللہ  
 اپنے در پر جلا رسول اللہ  
 ہوں میں صحرائے عشق میں حیرا  
 مجھ کو رستہ بتا رسول اللہ  
 ہو گیا چہرہ میں ترے لاغر  
 مجھ کو دکھا رسول اللہ



ورد وقت سے دل بڑھتا ہے  
 ہے تمنا تمہارے روضہ پر  
 مجھ کو سودا ہوا مدینہ کا  
 شان میں تیری لے شہ والا  
 مشکل آسان ہوئی دہن یارو  
 کیسے کیسے ہیں حامی است  
 نگہت جانفزا صبا لائی  
 بیچ گیا آفتاب محشر سے  
 آپ کا نام پاک صل علی  
 جسد کیجے دوا رسول اللہ  
 ہوں میں جان سے خدا رسول اللہ  
 اب تو جلدی بلا رسول اللہ  
 عرش پر لکھ دیا رسول اللہ  
 جب کہ دل سے کہا رسول اللہ  
 فاطمہ رضی رسول اللہ  
 واہ صل علی رسول اللہ  
 جسے دل سے کہا رسول اللہ  
 مجتبیٰ مصطفیٰ رسول اللہ

حق میں اپنے فکار عاجز کے  
 کیجئے اب دعا رسول اللہ  
 غزل دیگر

اسید شفاعت ہے رسول عربی سے  
 کس طرح قلم سے ہو رخ پاک کی توصیف  
 گاہ نو احسن گیا اور گاہ تو اسد  
 جب آیا اور پاک چہرہ سر کبھل آیا  
 کئی مدنی ہاشمی و مطلبی سے  
 نسبت سے ہلا کیا حبشی کو حلبی سے  
 حیران ہوں میں لے شاہ تری بواحبی سے  
 جبریل نے رکمان قدم بے ادبی سے  
 یہ عرض کرو جا کے رسول عربی سے  
 خاطر ہے ہری ہند میں رہنے سے پریشانی



لہ مجھے شربت دیدار پلا دو جان آئی ہے ہونٹوں پہ مری تشنہ لبی سے

کیا ہے ہو قربان صفت باغ مدینہ

لب بند ہوئے جاتے ہیں شیریں رطبی سے

غزل دیگر

محمد کا جہان میں کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا	بشر ہو یا فرشتہ ہو برابر ہو نہیں سکتا
شب معراج گذرا عرش اعظم سے براق سے	مسیحا کو عروج اتنا فلک پر ہو نہیں سکتا
کسی کو اوس سراپا نور سے نسبت ہو کس صورت	کہ بے سایہ کسی عالم میں نگر ہو نہیں سکتا
دلیل بخشش رب ہے رسول اللہ کا کلمہ	جو اس امت میں ہے جنت کا بار ہو نہیں سکتا
محمد اول و آخر محمد ظاہر و باطن	محمد کا جو رتبہ ہے وہ اظہر ہو نہیں سکتا
نبوت ختم کی اللہ نے ذات محمد پر	یہ ظاہر ہے کہ اب کوئی پیمبر ہو نہیں سکتا
آمناسیہ زیارت ہو میرا اسکے رخصہ کی	سوا اسکے علاج جان مضطر ہو نہیں سکتا
اوسیکے در سے پایا ہے جناح غنی شہ	کہ حامل بے وسیلہ بے مقدر ہو نہیں سکتا

خوشا صل علی کیا نام اقدس ہے محمد کا

کہ اس سے نام کوئی فوق بتر ہو نہیں سکتا

غزل

پڑے ہیں ہجر میں بخود نہ جیتے ہیں نہ مرنے ہیں

خبر نوا بیتی ہم پر پڑے صدے گزرنے ہیں



خوشاودہ لوگ جو تیرے در دولت پر مرتے ہیں  
دینے سے سفر کرتے ہیں جنت میں اترتے ہیں

پلاوے شربت دیدار ہم جی سے گزرتے ہیں  
دوا سے عیسیٰ دوران آئے بیمار مرتے ہیں

بنا بیگے بنا بیگے بنائیں گے جہنم میں  
ہمیں ہے ناز اوان پر جو چند اپنا کرتے ہیں  
نکیرین آب پیری قبر سے تشریف لے جائیں  
جناب احمد مختار خود تکلیف کرتے ہیں

فرشتہ تو ہر احمد میں نہیں ہے عجب گایا  
بہنہا لو عرش اعظم کو کہ ہم سر یاد کرتے ہیں

کسی کی زہد تقویٰ ہے کوئی ناز ان عبادت پر  
غلامی پر تمساری مصطفیٰ ہم ناز کرتے ہیں

صدائے مرجانی ہے اوس دم عرش اعلیٰ سے  
جو آج میرے مصطفیٰ میں نالہ و شہ یاد کرتے ہیں

مستدرسل

اے جل شانہ تو غفور الرحیم ہے  
ہم سب ہیں در و مندر توکل کا حکیم ہے  
ستار مستعان و رؤف الرحیم ہے  
نیکو سوا بھلا کوئی ایسا کریم ہے



ایمان ہی دے مراد ہی دے عز و جاوہی

روزی ہی بخشی حسد ہی بخشے گناہ ہی

ہمیشہ رحم مرے ذوالجلال مندرایا  
قبول خاطر اہل کمال مندرایا  
کئے قصور نہ تو نے خیال مندرایا  
ریاض و حسین کیا کیا نہال فرمایا

دیا وہ نام کہ پرواہ نہیں امیری کی

کہان کہان تری رحمت نے دستگیری کی

بخا نجات کی صورت نکالنے والے  
مہیم کوہ مصیبت کے ٹالنے والے  
بنیال دو نور جہان کے بننا لے والے  
پناہ دے مجھے میرے پاؤں لے والے

رحیم قاور و ستار نام تیرا ہے

مے گناہوں کو بخشے یہ کام تیرا ہے

عجب فیل ہوں میں اور کچھ عجب محتاج

ترافقت سے بلا ہو کسی کا کب محتاج

کر لگا کیا کوئی محتاج سے طلب محتاج

غنی ہے تو مے معبود کے سب محتاج

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں

تجھی سے میں تو سر دست مانگ لیتا ہوں

غزل

جلوہ ہر ایک شے میں مے مہ چین کا ہے

رتبہ بلند عرش سے بھی اس زمین کا ہے

ہر بزم میں ظہور اسی خلوت نشین کا ہے

جس جس جگہ پڑا قدم اس نازنین کا ہے



پیدا ہوئی ہے نور محمد سے کائنات  
 سنتے ہیں آپ لائے ہیں شریف قبرین  
 رکھتا تھا فرش خاک پر وہ ماہ جب قدم  
 حورانِ خلعتی تھیں اہل مدینہ سے  
 مسجود چرخ کیون نہ دینے کی خاک ہو  
 جنت کے باغ خار میں طیبہ کے سامنے

اصل الاصول خلق ظہور اس حسین کا ہے  
 اب انتظار مجھ کو دم واپسین کا ہے  
 کتنا تھا عرش ہائے برتہ زمین کا ہے  
 یہ باغ ایک قطعہ اسی سرزمین کا ہے  
 عرش زمین پر فرض طواف اس زمین کا ہے  
 کحل البصر غبار مجھے اس زمین کا ہے

اکبر فدا تمام وادی طیبہ ہے رشکِ خلد  
 جو خار ہے وہ پھول مگر یا سمن کا ہے

عالم بین و ہوم آمد خیر الورا کی ہے  
 سو نوید مقدم شاہ ہدا کی ہے

چارون طرت بلند صدامِ جہا کی ہے  
 اہل جہان کو آج خوشی انتہا کی ہے

پھولا نہیں سمانا ہے گلشن میں آج گل  
 ہے خندہ زن کہ آئے ہیں اب سرورِ دل

بیل کو رٹ لگی ہے ہمارا آئی کیا ہمار  
 غنچے چٹکتے ہیں کہ ہے صلی علی کا تار

حق سرہا کی سرو پہ فری کی ہے بکار  
 آواز ہر طرف سے یہ آتی ہے بار بار

دیکھو بس ارگلشن میلاد مصطفیٰ  
 ہے آج جلوة قد آزا و مصطفیٰ

سج و سج ہے کیا عروس بہاری کی خوشنما  
 دیتی ہے تابِ طرہ شمشاد کو صبا



کس بل پہ آج کا کل سنبل ہوئی ہو کیا مشاطہ نسیم یہ کہتی ہے جا بجا

باغ ہمان میں رنگ شرف آشکار ہے

صل علی کا وقت ہے جوش بہار ہے

مہین نوہال باغ خوشی سے نہال آج آزدادیوں کے سرود کہنا ہے حال آج

ہر اک روش پہ خلد کو ہے انفعال آج ہر اک شجر کو ذوق طرب ہے حال آج

ہر پنکڑی میں قدرت رب کے بھری ہوئی

یہ شاخ آب رحمت حق سے مری ہوئی

نبتوں نے آج مست کی حالت بنائی ہے ایک صراحی مئی وحدت لگائی ہے

خوشبو ہر ایک پھول نے کیا طرفہ پائی ہے اعجاز جانفزا کا صبا رنگ لائی ہے

ہوتے ہیں ہر دے زندہ شوم شمیم سے

عیسیٰ کے دم کو شرم ہے بوسے نسیم سے

فراش نور فرش صبا کا بچھاتے ہیں اور نوبتی ہی صدق کی نوبت بجاتے ہیں

جبریل پر سے صحن چین جھاڑتے ہیں مشکیزہ گلاب چڑکنے کو لاتے ہیں

آئینہ بندی کرتا ہے رضوان چین چین

آراستہ ہے اطلس زرین چین چین

حورانِ خلد صفت بصف آنکھیں بجاتی ہیں غلامانِ جواہرات پنہاں کو لاتے ہیں

عرش برین کو نور کے کپڑے پہنا تے ہیں آنکھوں میں سرمہ طور کا آنکھ لگاتے ہیں



جس سمت دیکھو نور حسن را جلوہ گر ہے آج  
آنکھیں چپکتی ہیں نہیں طالبِ نظر کے آج

اس درے شانِ دلبر ہی اشرف البشر  
خورشید کو حجاب ہے پردے میں ہے قمر  
صورت میں کیا جمال ہے معنی کا جلوہ گر  
نظارہ کیا کرے کہ ٹھہرتی نہیں نظر

شکل بتی ہے آئینہ نورِ کبریا  
ہے روئے صاف شعلہ طورِ کبریا

اور بینی پاک ہے الفِ قدرتِ خدا  
یا قوتِ رخ سے لبِ احمر ہیں خوشنما  
دندانِ مصطفیٰ ہیں درناجِ اصطفیٰ  
ہے وہ زبان کہ مفتوح گنجینہ عطا

رازِ نمانِ دہن ہے جبینِ لوحِ نور ہے  
مکھڑے سے روشنی قدم کا ظہور ہے

ہاں باادب کہ وقتِ قدمِ پہل ہے  
والد جو کرو عسا اسدم قبول ہے  
محفل میں آج رحمتِ حق کا نزول ہے  
مانگو جو مدعا تو امیدِ حصول ہے

صل علیٰ پڑ ہو شرِ لولاک آتے ہیں  
آنکھیں بچھاؤ تو قدمِ پاک آتے ہیں

زانو کو تہ کر دو کہ وہ آئے شرِ ام  
وہ پہونچے آئے فخرِ عربِ سرورِ عجم  
چمکا وہ دیکھو نجمِ سواداتِ خوش قدم  
کیا شانِ کبریا ہے خوشامشوقتِ قدم

دنیا میں آج نورِ حسی کی دید ہے



اے عاشقو تمہارے لئے روزِ عید ہے

چہرہ سے افتخارِ نبوت ہے آشکار  
اکابرِ رحمتِ ابدی ہے یہ مادر  
قدر سے عزتِ بنوی جزا و قار  
کیا عظمت و جلال ہے کیا قدر و افتاد

آئی ہے رحمتِ شہِ عالم جہان میں آج

اعزازِ خاص و عام ہے لون و مکان میں آج

غل ہے کہ آج بدر الدجی کا ظہور ہے  
غل ہے کہ آج صحرایہ کا ظہور ہے  
غل ہے کہ آج شمس الضحیٰ کا ظہور ہے  
غل ہے کہ آج نورِ خدا کا ظہور ہے

ہر ایک چاہے جلوۂ ربِ قدیم ہے

جس گہر کو دیکھو غیبتِ طورِ کیم ہے

دونوں جہان میں آج خوشی کے ترانہ ہیں  
عالم میں آج ذکرِ بشر کے منانے ہیں  
خیمے فلک کے رقص کو زہرہ کے تالے ہیں  
انجمِ ثمار کے لئے موتی کے والے ہیں

بزمِ ولادتِ شہِ عالی جناب ہے

جس سمت دیکھو نورِ رسالت تاب ہے

قدس کا دور ہے کہ شہِ بحرِ بہرہ ہیں  
کوئین کے خلاصہ ہیں خیر البشر ہیں  
ختم الرسل ہیں سرورِ عالی گھر ہیں  
شمعِ احد ہیں نورِ خدا سبب ہیں

صانعِ نہ ہی ہیں جنگِ شمشاد کہتے ہیں

واللہ ان کو اس سجدِ دیباہ کہتے ہیں



انکے سبب سے خلق زمین و زمان ہوا پیدا انہیں کے نور سے کون مکان ہوا  
یہ وہ ہیں جسکا ہم شہر مہرسلان ہوا یہ وہ ہیں جسے نور خدا ہی عیان ہوا

ان کا ظہور موجب بنیا و خلق ہے  
میلاد اُن کا باعث ایجاد خلق ہے

یہ تاج انبیاء ہیں یہ سردار دین پناہ یہ مختار دو جہان ہیں سلطان عرش عاہ  
کہتے ہیں او کو خلق میں سب جلوہ الہ روشن انہیں کے نور سے ہر دگر واد

اونکے وجود پاک سے ہے ابتدائے کُن  
قائم ہوئی ہے نام سے اونکے پیرائے کُن

یہ راکب براق ہیں یہ مالک نعیم روز جزا یہ شہرت کوثر کے ہیں نعیم  
خیر الامم انہیں کی تو ہے امت کریم فیض شفاعت انکامیاستین ہے نعیم

نام مبارک او کا رسول اتام ہے  
درگاہ انکی تکیہ گہ حنا صوں عام ہے

حاصل ہوئی انہیں کو فقط قربت خدا آنکھوں میں انکے سرمد ازراغ ہے کیا  
مقام احوالی فتدلی ہے حریبا دم میں اونوں نے نزل سرا کو طے کیا

دنیا میں اون کو صاحب معراج کہتے ہیں

اور انبیاء کی بزم کا ستر تاج کہتے ہیں

مشہور ہیں یہ خلق میں سیاح لامکان نام خدا ملا انہیں توحید کا نشان



بہونچے یہ اوس جگہ نہ گیا وہم ہی جہان عقل و قیاس و نگاہ اور نطق بے زبان

حیرت میں انہیاتے کہ کیا حق کا راز ہے

سکتہ فرشتوں کو تما کہ یہ کیسا نیاز ہے

سرور و خوش ابت نہیں ہے دم کلام یہ سچ ہے کام فہم کا اس جا پہ ہے تمام

اس راہ میں ہے دعویٰ اور اک ایک خیال خام بہتر سکوت ہے یہ سدس کراختام

رہنے لے جو حضرت خیر الانام کو

حاصل نہیں ہوئے کسی عالی مقام کو

## غزل

مولد احمد محنت ساز مبارک ہووے آید سید ابرار مبارک ہووے

منتظر جسکی ہے سب خلق ازل سے اتک مونسو مگودہ سردار مبارک ہووے

ملک و جن و شر سے یہ کہا خالق نے میرے محبوب کا دیدار مبارک ہووے

جسکے باعث سے بنایا یہ زمین و افلاک آج مگودہ مرایار مبارک ہووے

حشر میں جسکی شہادت سے تمہیں بخشون گا عاصیو مگودہ مددگار مبارک ہووے

جسکی خدمت کو بنایا گیا تو اسے جبریل آج تجھ کو تر اسے کار مبارک ہووے

آسیہ ماجرہ و مریم و حوا نے کہا

آمنہ متسکو یہ دلدار مبارک ہووے

مسدس



اے شہنشاہِ رسل قامتِ رعنا داری رشکِ خورشیدِ رخ و زلفِ چلیپا داری

جس کوہِ طورِ جمالِ قدمِ اراداری اے حدوثِ قدم از جلوہ کینا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یاربِ بیضا داری

آنچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

روحِ نذر تو عجبِ روئے دلاراداری جگرِ صید تو گیسوئے چلیپا داری

جانِ نثار تو ستمِ قامتِ رعنا داری دلِ فدائے توجہ اندازِ دلِ انفراداری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یاربِ بیضا داری

آنچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

زلفِ مشکین لبِ شیرین رخِ زیبا داری نکتہ قبابِ تو سینِ بداداری

تنِ نورِ قد غیرتِ طوبے داری منِ جگرِ گویم کہ چہا حسنِ سراپا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یاربِ بیضا داری

آنچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

اے صنمِ حسن و شہاوتِ مین وہ تو کیلتا ہے یوسفِ مصر ہے اور مقصدِ مری تو ہے

والبرِ مریم محبوبِ زلیخا تو ہے جتنے اوصافِ مین ادائے لئے زیبا تو ہے

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یاربِ بیضا داری

آنچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

تو وہ ہے گلشنِ کینائی کا سرورِ عینا کہ تیرا مثل کسی نے کبھی دیکھا نہ سنا



ایسا محبوب و پیشکش کہ عاشق ہے خدا ترے اعجاز کا اسے ختم رسل کیا کھٹا

حسن یوسف و م عیسیٰ یحییٰ و اری

انجسہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آفتاب اوس رخ پر نور پسید اہر دہام  
ہین وہ رخسار منور کہ خجل ماہ تمام  
حیرت نمود ملک ہین جو ہین خوش مقام  
ایسا ویکہ کے چہرے کرتے تھے کلام

حسن یوسف و م عیسیٰ یحییٰ و اری

انجسہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

غزل

کبھی لوح فلک پر ہے رسول اللہ کی صورت  
کبھی تسمین کہین طہ کہین و اشمن ناطق ہے  
وہ حسن یوسفی نازل ہو قرآن حکمی چشتینا  
بچشم اہل حق رویت نبی کی حق کی رویت  
نفسی کو چھوڑ کر اثبات پر پوچھا میں پیسہ  
مقابل ہو پیدا کیا منہ ہے خورشید منور کا  
عطا جسکو ہوا از محبت او سکوائی ہے  
بنا وہ یوسف ثانی بحسن و صورت و معنی  
کرو اسے خیر خواہ خلق سرور پر کرم اپنا

کہیں ہے ہر کائنات کہیں ہے ماہ کی صورت  
بعد حسن یحییٰ و کلام اللہ کی صورت  
حقیقت میں وہ صورت تھی نبی اللہ کی صورت  
لقائے صورت حق ہی رسول اللہ کی صورت  
بلوح سینہ لکھدین جسکے الا اللہ کی صورت  
نبی کے رو برو ہو اسی کی ہے ماہ کی صورت  
نظر آئے منہ دل ہو حبیب اللہ کی صورت  
محمد کی و کہانی حق نے جسکو جاہ کی صورت  
نمودیکے آنکھ سے اپنے کسی بہ خواہ کی صورت











